نمبر ۲۵ | مورخہ ۲۸ر اگست ۱۹۳۲ء | یوم یکشنبہ | مطابق ۲۴ر ربیع الثانی ۱۳۵۱ھ | جلد ۲۰

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ۲۴ر اگست شام کی ٹرین سے وارد دارالامان ہوئے سٹیشن پر کثیر التعداد خدام استقبال کے لئے موجود تھے۔ گاڑی سے اتر کر حضور نے سب کو مصافحہ کا شرف بخشا۔ حضور کی صحت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ خاندان نبوت میں بھی خدا کے فضل سے خیر و عافیت ہے۔

۲۲ر اگست منشی عبدالحی صاحب سنوری سکنہ لاہور کی لڑکی امتہ الحی صاحبہ کی نعش جو مزنگ لاہور میں فوت ہوئی تھیں۔ بذریعہ موٹر لاری قادیان لائی گئی۔ جنازہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے پڑھایا۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

عالم ربانی کی تعریف

"عالم ربانی سے یہ مراد نہیں ہوتی۔ کہ وہ صرف نحو یا منطق میں بے مثل ہو۔ بلکہ عالم ربانی سے مراد وہ شخص ہوتا ہے۔ جو ہمیشہ اللہ تعالےٰ سے ڈرتا ہے۔ اور اس کی زبان بے ہودہ نہ چلے۔ مگر آج یہ زمانہ آیا آگیا ہے۔ کہ مردہ شو تک بھی اپنے آپ کو علماء کہلاتے ہیں۔ اور اس لفظ کو ذات میں داخل کر لیا ہے۔ اس طرح پر اس لفظ کی بڑی تحقیر ہوئی ہے۔ اور خدا تعالےٰ کے منشاء اور مقصد کے خلاف اس کا مفہوم لیا گیا ہے۔ ورنہ قرآن شریف میں تو علماء کی یہ صفت بیان کی گئی ہے۔ انما یخشی اللّٰہ من عبادہ العلماء۔ یعنی اللہ تعالےٰ سے ڈرنے والے اللہ تعالےٰ کے وہ بندے ہیں۔ جو علماء ہیں۔ اب یہ دیکھنا ضروری ہوگا۔ کہ جن لوگوں میں یہ صفات خوف و خشیت اور تقوےٰ اللہ کے نہ پائے جائیں۔ وہ ہرگز ہرگز اس خطاب سے پکارے جانے کے قابل نہیں ہیں۔

اصل میں علماء عالم کی جمع ہے۔ اور علم اس چیز کو کہتے ہیں جو یقینی اور قطعی ہو۔ اور سچا علم قرآن کریم سے ملتا ہے۔ یہ نہ یونانیوں کے فلسفہ سے ملتا ہے۔ نہ حال کے انگلستانی فلسفہ سے۔ بلکہ یہ سچے ایمانی فلسفہ سے حاصل ہوتا ہے۔ اور مومن کا معراج اور کمال یہی ہے۔ کہ وہ علماء کے درجہ پر پہونچے۔ اور وہ حق الیقین کا مقام اسے حاصل ہو۔ جو علم کا انتہائی درجہ ہے لیکن جو لوگ علوم حقہ سے بہرہ ور نہیں ہیں۔ اور معرفت اور بصیرت کی راہیں ان پر کھلی ہوئی نہیں ہیں۔ وہ خود عالم کہلائیں۔ مگر علم کی خوبیوں اور صفات سے بالکل بے بہرہ ہیں۔ اور وہ روشنی۔ اور نور جو حقیقی علم سے ملتا ہے۔ ان میں پایا نہیں جاتا۔ بلکہ ایسے لوگ سراسر خسارہ اور نقصان میں ہیں۔"

(الحکم ۲۴ر اگست ۱۹۰۲ء)

اسلامی ممالک کی خبریں

اور

اہم کوائف

اناطولیہ میں صنعتی کارخانے

استنبول سے ۱۳ اگست کی اطلاع ہے۔ کہ سوویٹ حکومت نے ٹرکی کے لئے اسی لاکھ ڈالر قرضہ منظور کیا ہے۔ اور سوویٹ انجنیروں کا ایک گروہ یہاں وارد ہوا ہے۔ جو ترکی انجنیروں سے مل کر اس رقم سے اناطولیہ میں پارچہ بافی۔ زراعتی۔ اور دیگر صنعتی کارخانے جاری کرنے کے لئے حالات کی موزونیت پر غور کرے گا ؂

الجزائر کے ایک عرب کی ایجاد

الجزائر کے ایک عرب یوسف باسطی نے ایک ایسی گیس ایجاد کی ہے۔ جو فضا میں پھیل کر ہوائی جہاز کو آگ لگا سکتی ہے۔ اور اسے دو منٹ میں جلا کر نیچے پھینک دیتی ہے۔ یہ گیس اس قدر لطیف ہے۔ کہ نظر نہیں آ سکتی۔ اور چار ہزار فٹ کی بلندی تک پہونچائی جا سکتی ہے ؂

حکومت فلسطین نے محکمہ قضاء اڑا دیا

حکومت فلسطین کی طرف سے مسلمانوں کے مقدمات فیصل کرنے کے لئے جو قاضی مقرر تھا۔ اس کے انتقال پر اقتصادی مشکلات کی آڑ میں حکومت نے اس عہدہ کو ہی اڑا دیا ہے جس سے مسلمانوں میں سخت ہیجان برپا ہے۔ اور وہ اس کے خلاف پُر زور احتجاج کر رہے ہیں ؂

فلسطین میں آثار قدیمہ

بیت اللحم میں مزدور ایک جگہ کھدائی کر رہے تھے۔ کہ نیچے سے بڑے بڑے ستون اور دیواریں برآمد ہوئیں۔ جن کے متعلق خیال کیا جاتا ہے۔ کہ وہ کسی بڑے گرجا کے کھنڈرات ہیں۔ اس لئے اب زیادہ توجہ سے اس کی کھدائی شروع ہو گئی ہے۔ اور یہ جگہ محکمہ آثار قدیمہ کے سپرد کر دی گئی ہے ؂

ترکی میں کمال پاشا کا مجسمہ

ترکی کے تازہ اخبارات مردی ہیں۔ کہ مصطفےٰ کمال پاشا کا جو مجسمہ تیار ہو رہا تھا۔ وہ قریب الاختتام ہے۔ اور اسے نصب کرنے کے لئے بہت جلد ایک دربار کے انعقاد کی تیاریاں ہو رہی ہیں جس میں اعلیٰ ہر طبقہ کے لوگ شامل ہونگے ؂

مجلس فرانسیسی اقامت گاہ

[illegible] سے معلوم ہوا ہے کہ افریقہ کے ان مسلمانوں نے جو فرانسیسی مقبوضات میں آباد ہیں۔ حکومت فرانس سے درخواست کی تھی۔ کہ چونکہ حج کے موقعہ پر ہمارے ٹھیرنے کے لئے مکہ اور مدینہ میں کوئی انتظام نہیں جس سے بے حد تکلیف ہوتی ہے۔ اس لئے ہمارے لئے وہاں مسافر خانے تعمیر کئے جائیں۔ چنانچہ معلوم ہوا ہے کہ حکومت نے اس درخواست کو منظور کر کے ایک لاکھ فرانک کی منظوری دے دی ہے۔ تعمیر بہت جلد شروع ہو جائے گی ؂

حدود حجاز میں فساد انگیزیوں کا انسداد

الفتح قاہرہ میں اس افواہ کی زبردست تردید شائع ہوئی ہے کہ حکومت حجاز اپنی مالی کمزوری کی وجہ سے شورش کے انسداد میں سرگرمی کا اظہار کرنے سے قاصر رہے گی۔ اطلاع مظہر ہے۔ کہ سلطان کی حکومت پوری سرگرمی سے فساد کے امکانات کو ختم کرنے کا عزم کر چکی ہے ؂

مشرقی افغانستان میں ٹیلیفون

سلسلہ خبر رسانی کو ترقی دینے کے لئے قندہار اور ہرات میں ٹیلیفون پہلے لگائے جا چکے ہیں۔ تازہ ترین اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ اب اس سلسلہ کو مشرقی افغانستان میں بھی وسعت دی جا رہی ہے ؂

ترکی خواتین کی ترقی

آج سے بیس سال قبل ترکی خواتین کو شہری زندگی میں کوئی جگہ حاصل نہ تھی۔ خلیفہ کے فرمان کی رُو سے انہیں تعلیم حاصل کرنے کی ممانعت تھی۔ لیکن اب نہ صرف ادبی۔ بلکہ تجارتی و صنعتی شعبہ جات میں بھی ان کو بے روک ٹوک لے لیا جاتا ہے۔ علم طب۔ علم سائنس اور قانون سے بھی واقف ہیں۔ اور عدالتوں۔ دفتروں۔ تجارت اور صنعتی کاروبار میں ہر جگہ مردوں کے دوش بدوش حصہ لیتی ہوئی نظر آتی ہیں۔ عورتیں اب مردوں کی غلام نہیں سمجھی جاتیں۔ طلاق کی رسم میں بھی اصلاح ہو گئی ہے۔ پہلے مرد ہی عورت کو طلاق دے سکتا تھا۔ اب عورت کو بھی خلع کا حق دیا گیا ہے۔ اس وقت ترکی میں دو خواتین اعلیٰ درجہ کی اہل قلم ہیں۔ ایک فریدہ خانم دوسری درویش خانم۔ عورتیں دفاتر میں بھی کام کرتی ہیں۔ بلکہ میدان جنگ میں مردوں کے دوش بدوش لڑائی میں حصہ لینے کے لئے تیار ہو رہی ہیں ؂

ایران میں آثار قدیمہ

معاصر گلستان شیراز نے لکھا ہے۔ کہ تخت جمشید کے جنوبی سمت میں ایک بلند و بالا زمین کھودنے کے بعد ایک گاؤں برآمد کیا گیا ہے۔ اس گاؤں میں متعدد عمارتیں ہیں۔ ماہرین آثار کی تحقیق کے مطابق اس کا تعلق چھ ہزار سال قبل سے ہے محکمہ آثار کی طرف سے متعدد جرمنی ماہرین تعمیری کام کی نگرانی کر رہے ہیں۔

مجلس اقوام میں عراقی وفد کی شرکت

حکومت عراق نے اس امر کا فیصلہ کر لیا ہے۔ کہ ماہ ستمبر میں ایک عراقی وفد جو دس اراکین پارلیمنٹ پر مشتمل ہوگا۔ جنیوا روانہ کیا جائے۔ تاکہ وہ مجلس اقوام میں عراق کی شرکت کے متعلق غور و خوض کرے ؂

شاہ ایران اور شاہ عراق کی علم پروری

معلوم ہوا ہے۔ کہ شاہ ایران کا ارادہ ہے۔ کہ ڈاکٹر ٹیگور کی یونی ورسٹی "شانتی نکتان" میں اپنے روپے سے علوم فارسیہ اور ایران کے آثار قدیمہ کی تعلیم کے لئے ایک چیئر قائم کریں جو ڈاکٹر صاحب کے ورود ایران کی یادگار رہو گی۔ اسی طرح شاہ عراق بھی علوم عربی کی تعلیم کے لئے ایک چیئر قائم کرنا چاہتے ہیں ؂

ایران میں وطنی اشیاء کے استعمال کی تحریک

ایرانی اخبارات مظہر ہیں۔ کہ شاہ ایران نے ملک کی اقتصادی حالت کی اصلاح کے لئے وطنی اشیاء کے استعمال کی جو تحریک جاری کی تھی۔ وہ روز بروز زیادہ مقبولیت حاصل کرتی جا رہی ہے۔ مجلس نمائندگان کے ساٹھ ممبروں نے باہم معاہدہ کر لیا ہے۔ کہ ساڑھے چار لاکھ ریال کا سرمایہ جمع کر کے ایک مشترکہ کمپنی جاری کریں گے۔ نیز شیراز کے عمائدین۔ تجار اور حکام نے بھی اپنے بادشاہ کے پروگرام کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ایک کمپنی قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے ؂

پارلیمنٹری مؤتمر میں ترکی وفد

انگورہ کی اطلاع ہے۔ کہ پارلیمنٹری مؤتمر میں شرکت کی غرض سے ترکی کی مجلس وطنیہ کے سرکردہ اراکین جن میں نجم الدین صادق اور ڈاکٹر مراسم فرید و ناظم بھی شامل ہیں۔ پر مشتمل ایک وفد جنیوا جا رہا ہے ؂

ایران میں شفاخانوں کی تعمیر

معلوم ہوا ہے۔ کہ محکمہ صحت کے زیر اہتمام مختلف مقامات پر شفاخانے تعمیر کئے جا رہے ہیں۔ اور انہیں زیادہ سے زیادہ مفید بنانے کے لئے حکومت نے کافی رقم منظور کی ہے ؂

مراکش میں تیل کے معادن

حکومت فرانس کی طرف سے حدود مراکش میں تیل کی دریافت کے لئے کوششیں جاری تھیں۔ جن میں کامیابی ہو گئی ہے۔ اور ایک ایسی معدن ملی ہے۔ جس سے روزانہ چار لاکھ میٹر تیل برآمد ہوتا ہے ؂

افغانستان میں بند اور نہر کی تعمیر

معاصر اقتصاد کابل لکھتا ہے۔ کہ زراعتی ترقی کے سلسلہ میں حکومت نے نہر کوکان اور جدید بند کی تعمیر کے لئے دس لاکھ روپیہ کی رقم منظور کی ہے ؂

حکومت ایران کی ٹکسال

حکومت ایران نے ایک عظیم الشان ٹکسال قائم کی ہے جس کی تمام مشینیں وغیرہ نصب ہو چکی ہیں ؂

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
نمبر ۲۵ قادیان دارالامان مورخہ ۲۸ اگست ۱۹۳۲ء جلد ۲۰

فرقہ وار فیصلہ میں اچھوت اقوام کے ساتھ سخت بے انصافی

مسلمان اچھوتوں کو فراموش نہ کریں

حیرت ناک فیصلہ

ہندوؤں کو خوش کرنے کے لئے اور ان کی رضامندی حاصل کرنے کی خاطر حکومت برطانیہ نے فرقہ وار تقسیم نیابت کا اعلان کرتے ہوئے مسلمانوں کے ساتھ پنجاب اور بنگال میں جہاں ان کی اکثریت ہے۔ جو سلوک کیا ہے۔ وہ تو افسوسناک ہے ہی۔ لیکن اسی سلسلہ میں بیچاری اچھوت اقوام کے حقوق کو جس لاپرواہی سے نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ اور ان کو پھر انہی لوگوں کے رحم پر چھوڑ دیا گیا ہے۔ جو صدیوں سے ان کے ساتھ انسانیت سوز سلوک کرتے چلے آ رہے ہیں۔ وہ بے حد حیرت ناک ہے۔ اور اسے پیش نظر رکھتے ہوئے کہنا پڑتا ہے۔ کہ حکومت برطانیہ نے اچھوتوں کو ہندوؤں کی خواہشات پر قربان کر دیا۔ اور ان کو ان کی مرضی کے قطعاً خلاف اس گڑھے میں نئے سرے سے دھکیل دیا۔ جس سے نکلنے کے لئے وہ جدوجہد کر رہے تھے۔

ایک امریکن اخبار کی رائے

گاندھی جی نے جب گول میز کانفرنس میں اپنے لئے مکمل آزادی کا مطالبہ کرتے ہوئے اچھوتوں کے ہندوؤں کی غلامی سے نکلنے اور انہیں علیحدہ نیابتی حقوق ملنے کی مخالفت کی اور یہاں تک کہدیا۔ کہ وہ جان تک لڑا دیں گے۔ لیکن اچھوتوں کو ہندوؤں کے قبضہ و تصرف سے نہیں نکلنے دیں گے۔ تو مغربی دنیا کو اس پر بہت حیرت ہوئی تھی۔ لیکن وزیر اعظم برطانیہ کے اعلان میں اچھوتوں کے متعلق جو فیصلہ کیا گیا ہے۔ اسے جس استعجاب کی نگاہ سے دیکھا گیا ہے۔ وہ بہت ہی بڑھا ہوا ہے۔ اور اس کا پتہ یورپ اور امریکہ کے اخبارات کے اظہار رائے سے لگ سکتا ہے مثال کے طور پر نیویارک کے مشہور اخبار "نیویارک ٹائمز" کی رائے ملاحظہ ہو۔ جو وزیر اعظم کے اعلان کا ذکر کرتا ہوا لکھتا ہے:-

"گاندھی جی کی یہ خواہش کہ اچھوتوں کو ہندوؤں سے الگ نہ کیا جائے۔ اور وہ ان کے ساتھ ہی ووٹ دیں۔ پوری ہوگئی ہے"

بے توجہی کیوں

گاندھی جی جن کی پیدائش ایک ایسی قوم میں ہوئی جس کی نگاہ میں اچھوت انسان ہی نہیں۔ اور جنہوں نے ساری عمر اس قوم میں بسر کی۔ جو اچھوتوں کو اپنی غلامی میں رکھنا اپنا پیدائشی اور مذہبی حق تصور کرتی ہے۔ ان کی طرف سے اگر یہ کیا گیا۔ کہ وہ اچھوتوں کو ہندوؤں کے اقتدار سے آزادی نہیں حاصل کرنے دیں گے۔ تو یہ کوئی غیر معمولی بات نہ تھی۔ لیکن حکومت برطانیہ جس کا دعوے ہے۔ کہ وہ پسماندہ اقوام کی محافظ اور ان کی ترقی کی ضامن ہے۔ اسے کیا ہو گیا۔ کہ ہندوستان کی سب سے زیادہ گری ہوئی۔ اور سب سے زیادہ امداد کی محتاج اقوام کی طرف اس نے سب سے کم توجہ کی۔ اور اس وقت جب کہ ہندوستان میں نیا دور شروع ہونے والا ہے۔ ہر قوم کی ترقی کے لئے نئے دروازے کھولے گئے ہیں۔ ہر قوم کی آزادی کا حق تسلیم کیا جا رہا ہے۔ اس وقت بھی اچھوتوں کو بڑی حد تک نظر انداز کر دیا گیا ہے۔

منصفانہ سلوک نہیں کیا گیا

ہندوستان میں حکومت برطانیہ کے دور میں تمام اقوام نے اپنی حالت بدلنے اور ترقی کرنے کی جدوجہد کی ہے۔ اور حکومت کی مصلحتوں نے جس قوم کو اپنی عنایات اور نوازشات کا زیادہ مورد بنانا۔ وہ زیادہ ترقی کرنے کے قابل ہو سکی لیکن اس دور میں اچھوتوں کے لئے جو کچھ کیا گیا۔ اور یہ دیکھتے ہوئے کیا گیا۔ کہ ہندوؤں نے انہیں انتہائی ظلم و ستم کا نشانہ بنا رکھا ہے۔ ان کے تمام حقوق غصب کر رکھے ہیں۔ وہ نہ ہونے کے برابر رہا۔ اور اب جبکہ نئی اصلاحات کے سلسلہ میں ان اقوام کو بھی اپنے حقوق کے حصول کی توقع پیدا ہوئی تھی۔ اس وقت بھی ان کے ساتھ منصفانہ سلوک نہیں کیا گیا۔

وزیر اعظم نے اچھوتوں کو کیا دیا

اقلیتوں کا جو میثاق لنڈن میں مرتب ہوا تھا۔ اور جسے سکھوں کے سوا باقی تمام اقلیتوں نے طے کیا تھا۔ اس کے رو سے اچھوتوں کو تمام صوبوں میں دو سو تیس نشستیں ملنی چاہیئے تھیں لیکن وزیر اعظم کے فرقہ وار فیصلہ میں انہیں صرف ۷۱ نشستیں دی گئی ہیں۔ اور کوئی ایک بھی صوبہ ایسا نہیں۔ جس میں انہیں اپنی آبادی کے لحاظ سے پورا حق نیابت دیا گیا ہو۔ مدراس میں انہیں تینتالیس کا حق تھا۔ مگر صرف اٹھارہ دی گئی ہیں۔ صوبہ متحدہ میں چھیالیس کا حق تھا۔ مگر صرف بارہ دی گئی ہیں۔ بہار و اڑیسہ میں بیس کا حق تھا۔ مگر صرف سات دی گئی ہیں۔ بمبئی میں ۲۸ کا حق تھا۔ مگر صرف دس دی گئی ہیں۔ صوبجات متوسط میں ۲۲ کا حق تھا۔ مگر صرف دس دی گئی ہیں۔ آسام میں چودہ کا حق تھا۔ مگر صرف چار دی گئی ہیں۔ پنجاب میں اچھوتوں کو چودہ نشستیں ملنی چاہیئے تھیں۔ مگر ایک بھی نہیں دی گئی۔ اور اچھوتوں کو ہندوؤں میں مدغم کر دیا گیا ہے۔ دوسرے صوبوں میں تو حلقہ ہائے انتخاب بڑھا دیئے گئے ہیں۔ گو وہاں بھی اچھوتوں کو ان کے حق کے مطابق نیابت نہیں دی گئی۔ لیکن پنجاب میں اچھوتوں کے لئے چند حلقہ ہائے انتخاب بڑھانے سے انکار کر دیا گیا ہے۔

غرض نئے نظام حکومت میں اچھوت اقوام اپنے کافی نمائندے نہیں بھیج سکیں گی۔ خاص حلقہ ہائے انتخاب میں بھی اچھوتوں کے لئے جو نشستیں رکھی گئی ہیں۔ وہ بھی ہندوؤں کے مقابلہ میں اتنی ناکافی ہیں۔ کہ ان کی صحیح طور پر نمائندگی نہ ہو سکے گی۔

اقلیتوں کا تصفیہ ہوا میں اڑا دیا گیا

اقلیتوں کے فیصلہ کو نظر انداز کرتے ہوئے اچھوتوں کے ساتھ جو سلوک کیا گیا ہے۔ وہ بے حد افسوسناک ہے۔ اور اس بارے میں کہنا پڑتا ہے۔ کہ تمام اقلیتوں کے متحدہ فیصلہ کو اکثریت کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے ہوا میں اڑا دیا گیا ہے۔ اور سکھوں اور ہندوؤں کی رضامندی کو تو یہاں تک مدنظر رکھا گیا ہے۔ کہ پنجاب میں اچھوتوں کی نمائندگی کا کوئی انتظام ہی نہیں کیا گیا۔

اس حالت میں جبکہ اچھوت اقوام اپنے تمدن۔ اپنی معاشرت۔ اپنے مذہب کے لحاظ سے ہندوؤں سے بالکل علیحدہ ہیں۔ اور عملی طور پر ہندو خود انہیں علیحدہ قرار دیتے۔ اور ان کے ساتھ کسی قسم کا اشتراک گوارا نہیں کرتے۔ ان کے لئے نمائندگی کا پورا پورا انتظام نہ کرنا بہت بڑی بے انصافی ہے۔ اور اس بے انصافی کا احساس اور زیادہ بڑھ جاتا ہے جب یہ دیکھا جاتا ہے

کہ اچھوت اقوام اپنی ترقی اور اصلاح کے لئے حکومت کی امداد کی سب سے زیادہ محتاج ہیں۔ اور ہندو جو ان کے رستہ کا روڑا بنے ہوئے ہیں۔ ان سے مخلصی دلانا نہایت ضروری ہے۔

مسلمانوں سے التماس

معلوم ہوتا ہے۔ وزیر اعظم کے تصفیہ کے اس پہلو کے متعلق ہندو بالکل مطمئن ہیں۔ اور اسے اپنی بہت بڑی کامیابی سمجھتے ہیں۔ کیونکہ جہاں انہوں نے دیگر امور کے متعلق شور و شر برپا کر رکھا ہے۔ وہاں اچھوتوں سے متعلق فیصلہ پر بالکل خموش ہیں۔ ہندوؤں کی یہ خموشی بلا وجہ نہیں۔ وہ اسے اپنی بہت بڑی کامیابی سمجھ رہے ہیں۔ لیکن مسلمانوں نے جہاں اس وقت تک ہر موقعہ پر اچھوت اقوام کے حقوق کی تائید و حمایت کرنا اپنا فرض سمجھا۔ حتیٰ کہ گول میز کانفرنس کے دوران میں اچھوت اقوام کی خاطر گاندھی جی کی اس پیشکش کو ٹھکرا دیا۔ کہ اگر مسلمان اچھوتوں کو نظر انداز کر دیں۔ تو ان کے مطالبات منظور کر لئے جائیں گے۔ انہیں اب بھی چاہیئے۔ کہ اپنی جد و جہد میں اچھوتوں کو فراموش نہ کریں۔ بلکہ ہر ممکن امداد دیں۔ تاکہ نہ صرف ایک بہت بڑی بے انصافی کا ازالہ ہو سکے۔ بلکہ خدا تعالےٰ کی وہ مخلوق جو ہزارہا سال سے مظالم کا آماجگاہ بنی ہوئی ہے۔ اور جسے انسانیت سے خارج قرار دیا جا چکا ہے۔ وہ بھی اپنے حقوق حاصل کر سکے۔ اسے بھی ترقی کرنے کا موقعہ مل سکے اور وہ بھی ہندوستان کی خوشحالی میں حصہ لے سکے۔

ایک بہت بڑا خطرہ

پنجاب میں جس طرح مسلمانوں کی اکثریت کو نظر انداز کر کے ان کے حقوق کو خطرہ میں ڈالا گیا ہے۔ اسے مسلمان نہایت سختی کے ساتھ محسوس کر رہے ہیں۔ تاہم یہ کہا جا سکتا ہے کہ اگر آئینی اکثریت نہیں۔ تو ایک حد تک بعض متفرق نشستوں کو ملا کر مسلمانوں کو عملی اکثریت حاصل ہو جائے گی۔ ہندو اور سکھ ایک طرف تو اس معمولی سی اکثریت کو بھی اڑانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور دوسری طرف اشاروں میں حکومت سے یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ پنجاب میں گورنر کو اتنے وسیع اختیارات دیئے جائیں۔ کہ مسلمانوں کی ہستی بالکل بے اثر۔ اور بے کار ہو کر رہ جائے۔

ابھی چند ہی دن ہوئے۔ "پرتاپ" نے لکھا تھا۔ کہ مسلمانانِ پنجاب کو عملی اکثریت حاصل ہونے پر خوش نہیں ہونا چاہیئے۔ حکومت گورنر کے اختیارات وسیع کر کے ان کی اکثریت کو بے کار بنا سکتی ہے۔ اب ۲۲ر اگست کے پرچہ میں وہ اس رنگ میں۔ کہ گویا یہ فیصلہ ہو ہی چکا ہے۔ لکھتا ہے:-

"پنجاب میں مسلمانوں کو اس قدر اکثریت کیوں دی گئی۔ کہ باقی سب جماعتیں بھی مل کر ان کا کچھ نہ بگاڑ سکیں۔ محض اس لئے کہ اقلیتوں کی حفاظت کی آڑ میں گورنر کے اختیارات خاص بڑھائے جا سکیں!"

گویا پنجاب میں دیگر صوبوں کی نسبت زیادہ گورنر کو خاص اختیارات دے دیئے جائیں گے۔ اور اس طرح مسلمانوں کی اکثریت کو بالکل بے کار بنا دیا جائے گا۔ معلوم نہیں۔ ہندوؤں کا یہ خیال کہاں تک درست ہے۔ لیکن اگر اس کی کوئی بنیاد ہے۔ تو یہ بہت بڑے فتنہ کا موجب ہوگا۔ اور مسلمان قطعاً برداشت نہ کریں گے۔ کہ پنجاب میں پبلک نمائندوں پر گورنر کو ایسے اختیارات دے دیئے جائیں۔ جو دوسرے صوبوں کے گورنروں کو حاصل ہوں۔ اور اس طرح پنجاب کا درجہ دوسرے صوبوں کی نسبت گھٹیا قرار دیا جائے۔ حکومت کو اس قسم کی غلطی کا قطعاً ارتکاب نہیں کرنا چاہیئے۔

سکھوں کا کشمیر میں ستیہ گرہ

پچھلے دنوں جب کشمیر میں شورش رونما ہوئی۔ تو ریاست کی مسلمان آبادی کو جس میں سے بکثرت ایسے نوجوان مل سکتے تھے۔ جو فوجی ملازمت سے ریٹائر ہو چکے ہیں۔ اور جو خاندانی طور پر سپاہیانہ زندگی بسر کرنا باعثِ فخر سمجھتے ہیں۔ سرکاری علاقہ کے سکھوں کو بھرتی کیا گیا۔ اب جبکہ ان کی ضرورت نہ سمجھی گئی۔ اور انہیں ملازمت سے سبکدوش کر دیا گیا۔ تو دہ سرینگر میں محلاتِ شاہی کے آگے ستیہ گرہ کرنے پر تیار ہو گئے۔ اور اس مقصد کے لئے جلوس کی شکل میں روانہ ہو گئے۔ انہیں رستہ میں ہی روک لیا گیا۔ اور یہ کہکر انہیں منتشر کر دیا گیا۔ کہ جگہ خالی ہونے پر انہیں دوبارہ بھرتی کر لیا جائے گا۔

اگر یہ محض دفع الوقتی کے لئے نہیں کیا گیا۔ اور سکھوں کے "ستیہ گرہ" کے خوف سے ان کا یہ حق قرار دے دیا گیا ہے۔ کہ جگہ خالی ہونے پر انہیں دوبارہ بھرتی کر لیا جائے گا۔ تو یہ نہ صرف ریاستی باشندوں کی سخت حق تلفی ہوگی۔ بلکہ دوسروں کو بھی اس بات کے لئے آمادہ کرنا ہوگا۔ کہ وہ بھی ستیہ گرہ سے کام لیں۔ جب ریاست کے مسلمانوں میں سے فوج اور پولیس کی ملازمت کے لئے بہترین آدمی مل سکتے ہیں۔ تو پھر کوئی وجہ نہیں۔ بیرونِ ریاست کے سکھوں کو ترجیح دی جائے۔

سکھوں کو سخت کلامی سے باز رہنے کی ہدایت

معلوم ہوتا ہے سکھوں کو اس بات کا کچھ نہ کچھ احساس ہو گیا ہے۔ کہ سیاسی جد و جہد کے دوران میں مسلمانوں۔ اور ان کے بزرگوں کے خلاف درشت کلامی مفید نتائج پیدا نہیں کر سکتی۔ چنانچہ سکھوں کی جنگی کونسل کا جو اجلاس ۲۰ر اگست کو شاہدرہ میں ہوا۔ اس میں یہ قرار داد منظور کی گئی ہے۔ کہ

"کوئی سکھ کارکن سکھ حقوق کے مسئلہ کے حل کیلئے کوشش کرتے ہوئے کسی مسلم لیڈر، مذہب اسلام یا مسلم کمیونٹی کے خلاف سخت الفاظ استعمال نہ کرے"

اس بات کی اہمیت سکھوں کو پہلے دن سے ہی سمجھ لینی چاہیئے تھی۔ ابھی اگر انہوں نے یہ راہ اختیار کی۔ تو نہ صرف آرام میں رہیں گے۔ بلکہ پیش آمدہ مشکلات کو حل کرنے میں بھی سہولت ہوگی۔

کیا ریاست رامپور میں چار سو چمار مسلمان ہونا چاہتے ہیں

اخبار "پرتاپ" (۲۴ر اگست) کا بیان ہے۔ کہ ریاست رامپور کے قریباً چار سو چماروں نے ہندوؤں کے سلوک سے تنگ آکر سرکار کو عرضی دی ہے۔ کہ ہم مسلمان ہونا چاہتے ہیں۔ اگر یہ خبر درست ہے۔ تو ریاست کا فرض ہے۔ کہ ان لوگوں کی جو کسی قسم کے جبر و اکراہ کے بغیر اپنی مرضی اور خواہش سے مسلمان ہونا چاہتے ہیں۔ فوراً درخواست منظور کر لی جائے۔ اور ان کے رستہ میں اگر مشکلات حائل ہوں تو انہیں دور کر دیا جائے۔ لیکن اگر ریاست اپنے سیاسی مصالح کی بنا پر ایک بالکل جائز درخواست منظور کرنے سے قاصر ہو۔ تو کسی ذمہ وار تبلیغی انجمن کو موقعہ دینا چاہیئے۔ کہ وہ نہ صرف ان لوگوں کو دائرہ اسلام میں داخل کرے۔ بلکہ ان کی دینی اور دنیوی تعلیم و تربیت کا بھی انتظام کر سکے۔

پنجاب نیشنلسٹ لیگ کی قابلِ تعریف سعی

بالفاظ "پرتاپ" (۲۴ر اگست) "ڈاکٹر ستیہ پال نے پنجاب میں ایک نیشنلسٹ لیگ قائم کی تھی۔ اس کے کارپردازوں نے اس تحریک کے خلاف جو پنجاب میں مسلم اکثریت کے قیام کو ناممکن بنانے کے لئے سکھوں اور ہندوؤں نے جاری کر رکھی ہے ایجی ٹیشن شروع کی ہے۔ لیگ کے لیڈروں میں صوبہ کے کئی محترم اور سرکردہ پولیٹیکل لیڈر شامل ہیں۔ سوموار شام کو لاہور میں ان کا ایک جلسہ بھی ہوا جس کی تقریروں سے لیگ کے مقاصد ظاہر ہو گئے۔ دعوےٰ کیا گیا ہے۔ کہ لیگ صحیح نیشنلزم پیدا کرنا چاہتی ہے۔ اور کہ مسلم اکثریت کے قیام کے خلاف لڑنے والی تحریک فرقہ وارانہ ہے"

اس سے ظاہر ہے۔ کہ خود ہندوؤں میں ایسے اصحاب اور سرکردہ پولیٹیکل لیڈر موجود ہیں۔ جو مسلمانوں کی اکثریت کے خلاف شور مچانے والے ہندوؤں اور سکھوں کو غلطی پر سمجھتے۔ اور انہیں اس غلطی سے نکالنے

خطبہ جمعہ[1]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حقیقی پکار خدا تعالیٰ کے لئے ہی ہے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۵ اگست ۱۹۳۲ء بمقام ڈلہوزی

تشہد اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

سورۂ فاتحہ

کی آیت ایاك نعبد و ایاك نستعین۔ کہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔ اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔ ایک ایسی بھولی اور بھلائی ہوئی آیت ہے۔ کہ قرآن مجید کے ماننے والوں اور ماننے والوں میں سے یقین کرنے والوں اور پھر یقین کرنے والوں میں سے کوشش کرکے اس پر عمل کرنے والوں میں سے بھی بہت کم لوگ ہیں۔ جو اس کی اہمیت کو سمجھتے ہیں ؛

دعا کا مسئلہ

ایک ایسا نازک مسئلہ ہے۔ کہ اس کے اندر جسقدر حکمتیں مخفی ہیں اور جس قدر باریکیوں کے ساتھ اس مسئلہ پر خدا تعالیٰ کی تقدیر عمل کرتی اور کراتی ہے۔ وہ اکثر لوگوں کی نظر سے مخفی رہتی ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ کئی لوگوں کے مونہہ پر

دعا کا لفظ

صرف اس وجہ سے چڑھا ہوا ہوتا ہے۔ کہ ان کے ماں باپ اس لفظ کو استعمال کرتے تھے۔ حتیٰ کہ بعض اوقات ان کے کلی طور پر دہریہ ہونے اور اس خیال پر قائم ہونے کے باوجود کہ دنیا میں کوئی سچا دین نہیں ہے۔ ان کے مونہہ سے نکل جایا کرتا ہے۔ کہ دعا کرو لیکن وہ عادت اور رسم کے ماتحت ہوتا ہے اور

بالکل ایسا ہی ہوتا ہے جیسے ہمارے ایک دوست جن کی اس بات پر مجھ کو ہمیشہ ہنسی آجایا کرتی ہے۔ کہ جب سلسلہ کے کاموں کے متعلق بعض انگریز حکام سے مل کر آتے ہیں۔ تو ان کے مونہہ میں انشاء اللہ داخل کردیا کرتے ہیں۔ مثلاً کہا کرتے ہیں۔ کہ فلاں انگریز افسر کہتا تھا۔ انشاء اللہ ایسا ہو جائے گا۔ جب ان سے پوچھا جائے۔ کیا انگریز نے انشاء اللہ کہا تھا۔ تو کہدیتے ہیں کہ نہیں۔ اس نے تو نہیں کہا تھا۔ عادتاً میرے مونہہ سے نکل جاتا ہے ؛

اسی طرح لوگ اپنے مونہہ میں رسمی طور پر دعا کرو۔ دعا کرو کے الفاظ داخل کرلیتے ہیں۔ چنانچہ جب ۱۹۰۵ء کا شدید زلزلہ آیا۔ تو

لاہور میڈیکل کالج کا ایک طالب علم

جو دہریہ تھا۔ اور اس وقت ایک مکان کی دیوار کے نیچے کھڑا تھا۔ رام رام کہتا ہوا وہاں سے بھاگ گیا۔ لوگوں نے پوچھا۔ کیا تو خدا کو مانتا ہے۔ اس نے کہا۔ یوں ہی مونہہ سے نکل گیا۔ ورنہ میں خدا کا قائل نہیں۔ بالکل ممکن ہے۔ کہ اس وقت کی حالت کے مطابق اس کے دل میں

خشیت الٰہی

پیدا ہوگئی ہو۔ یا ماں باپ سے سنا ہوا رسمی طور پر لفظ اس کے مونہہ سے نکل گیا ہو۔ تو دعا کے متعلق بھی بہت سے لوگ ایسے ہی ہیں۔ جن کو یقین یا خیال تو بالکل نہیں ہوتا۔ کہ دعا بھی کوئی اثر رکھتی ہے۔ مگر صرف عادتاً اسے دہرا دیتے ہیں۔ مصیبت

تکلیف۔ ضرورت۔ لاچاری۔ اور بیماری کے اوقات میں وہ دعائیں کرتے اور کراتے ہیں۔ لیکن یہ سب کچھ رسم کے طور پر ہوتا ہے۔ ایک اور

بڑی مشکل

دعا کے مسئلہ میں یہ ہے۔ کہ دعا ہم سے بظاہر ایک ایسی چیز کی مخالفت کراتی ہے۔ جسکو ہم ہر روز بصراحت دیکھتے ہیں۔ اسی لئے دعا کا قلب پر عام طور پر وہ اثر نہیں ہوتا۔ جو ہونا چاہئے۔ اور وہ

عالم اسباب

ہے۔ مثلاً بظاہر پانی پینے سے پیاس بجھ جاتی ہے۔ روٹی کھانے سے ہم سیر ہو جاتے ہیں۔ محنت کرنے سے اس کا پھل پاتے ہیں۔ اس پر سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ پھر

دعا کی کیا ضرورت ہے

بیمار اگر اپنی بیماری کے مناسب حال دوائی استعمال کرے گا تو اچھا ہو جائیگا۔ اور اگر علاج نہیں کراتا۔ تو دعا کے پورا ہونے کا یقین رکھنے والے بھی مانتے ہیں۔ کہ وہ غلطی کرتا ہے۔ غرض عالم اسباب تو ہم کو یہ کہتا ہے کہ بغیر اسباب کے نتیجہ پیدا نہیں ہوسکتا۔ اور اسباب کے نتائج میں بظاہر کسی

غیبی طاقت کا اثر

معلوم نہیں ہوتا۔ مثلاً پیاس لگتی ہے۔ اور پانی سے بجھ جاتی ہے۔ سقے کو ہم ہر روز دیکھتے ہیں۔ کہ پانی لاتا ہے۔ خدا کے فرشتے نہیں لاتے۔ کنواں ایک مجسم چیز ہمارے سامنے ہے۔ جس کو دیکھ کر ہم سمجھتے ہیں۔ کہ یہ ایک ذخیرہ ہے۔ جس میں سے پانی آتا ہے۔ پھر اس ذخیرہ کو کھودا بھی ہمارے آدمیوں نے ہے پھر پانی کے متعلق ہم دیکھتے ہیں۔ وہ بھی ایک قانون کے ماتحت ہے۔ اگر بارش ہو۔ تو پانی کنوؤں میں آجاتا ہے۔ اور بارش نہ ہو تو کم ہو جاتا ہے۔ اور بارش کا پانی بھی خود قانون کے ماتحت ہے یہ وہی پانی ہوتا ہے۔ جسے سورج کی گرمی اڑا کر لے جاتی ہے اور پھر پانی واپس آجاتا ہے ؛

اگر پانی بھی نہ ہوتا۔ بلکہ آسمانوں سے آتا۔ تو اور بات تھی غرض جتنی دور ہم چلتے جائیں۔ ہم کو

اسباب ہی اسباب

نظر آتے ہیں۔ کوئی کام ایسا نہیں نظر آتا۔ جو اسباب کے بغیر ہو مثلاً کھانے پینے رہنے سہنے۔ اور دوستوں کے ساتھ معاملات کرنے میں۔ غرض ہر چیز میں ہم دیکھتے ہیں۔ کہ

اسباب کا سلسلہ

جاری ہے۔ ایک منٹ کے لئے بھی ہم اسباب سے غافل نہیں ہوتے۔ اور ان لوگوں پر جو اسباب سے غافل ہوتے ہیں ہم ہنستے ہیں ؛

---

[1] یہ خطبہ جمعہ ماسٹر محمد شفیع صاحب بی۔ اے۔ ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول اور مولوی عبد المنان صاحب کی سعی سے مرتب ہوا

ایک دفعہ میں ریل میں سوار تھا۔

پیر جماعت علی شاہ صاحب

بھی اسی گاڑی میں تھے۔ ان کو مجھ سے کوئی غرض تھی۔ اس لئے وہ مجھ سے محبت کی باتیں کرنے لگے۔ انہوں نے خشک پھل میرے سامنے رکھا۔ اور خواہش کی۔ کہ میں کھاؤں۔ مگر بوجہ نزلہ کی تکلیف کے میں کھا نہیں سکتا تھا۔ اور ویسے بھی طبیعت مائل نہ تھی۔ کیونکہ ان کے فتوےٰ کی وجہ سے جو انہوں نے احمدی جماعت کے متعلق دیا تھا۔ کہ جو ان سے ملیگا۔ یا بات کرے گا اس کی بیوی کو طلاق ہو جائے گی۔ اور ان کی سلسلہ احمدیہ کے ساتھ مخالفت کی وجہ سے بھی میرا دل نہیں چاہتا تھا۔ کہ ان کی چیز کھاؤں۔ بہر حال میں نے

معذوری کا اظہار

کیا۔ کہ مجھے نزلہ ہے۔ اس پر انہوں نے عام پیروں کی طرح کہا

بیماری اور صحت

تو خدا کی طرف سے آتی ہے۔ بظاہر یہ تقدیر اور رضا پر بڑے یقین کا اظہار تھا۔ میں نے کہا پیر صاحب آپ نے بڑی غلطی کی۔ آپ نے اپنا روپیہ بھی ضائع کیا۔ اور پیر بھی۔ آپ نے لاہور سے امرتسر آنا تھا۔ اور مجھے قادیان۔ ہم لاہور ہی میں بیٹھے رہتے۔ اگر خدا کو منظور ہوتا۔ تو وہ آپ کو امرتسر اور مجھ کو قادیان پہنچا دیتا۔ ہمیں ٹکٹ خریدنے کی کیا ضرورت تھی۔ اس پر انہوں نے کہا۔ اسباب بھی تو ہوتے ہیں۔ میں نے کہا۔ اسی بنا پر میں نے اپنا عذر پیش کیا ہے

حقیقت یہ ہے

کہ ہم نہ صرف اسباب سے کام لیتے ہیں۔ بلکہ جو لوگ ان سے کام نہیں لیتے۔ ان پر ہنستے ہیں۔ اور اس کے ساتھ یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ دعا بھی ضروری ہے۔ غرض یہ ایک ایسی مشکل ہے جسے دیکھتے ہوئے اکثر لوگ پھسل جاتے ہیں۔ اور خدا کی

قدرت کا انکار

کر دیتے ہیں۔ لیکن یاد رکھو۔ ایسے لوگوں کا سطحی ایمان ہوتا ہے۔ اس پر غور و فکر کرنے کے بغیر وہ دعا دعا کرتے رہتے ہیں۔ اور انہوں نے کبھی ان مشکلات پر غور نہیں کیا ہوتا۔ جو دعا کے راستے میں حائل ہیں۔ گویا دنیا کے لوگوں کی حالت اس موقع پر وہی ہوتی ہے۔ کہ

در میان قعر دریا تختہ بندم کردہ
باز مے گوئی کہ دامن تر مکن ہشیار باش

یعنے پہلے تو مجھے سمندر میں لا کر پھینک دیا۔ پھر کہتے ہو دیکھنا کہیں کپڑے نہ گیلے ہو جائیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ جہاں ہم ان اسباب پر غور کرتے ہیں جن سے روزانہ فائدہ اٹھاتے ہیں وہاں ایک چیز کو نظر انداز کر دیتے ہیں

ہماری زندگی میں

کئی مواقع ایسے پیش آتے ہیں۔ کہ ہمارے پاس سامان رہتا ہی نہیں۔ لیکن ان موقعوں پر اپنی ضرورتوں کو پورا کرنا اشد ضروری ہوتا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ لہٗ دعوۃ الحق۔ یعنے اگر تم سوچو۔ تو بے شک اسباب بھی ہیں۔ لیکن

دَعْوَۃُ الحق

تو اللہ تعالےٰ ہی کے لئے ہے۔ یعنی وہ پکار جس کا جواب دیا جاتا ہے۔ خدا ہی کی پکار ہے۔

اسباب اور خدا تعالےٰ کی پکار میں فرق

یہ ہے۔ کہ اسباب کو بھی انسان پکارتا ہے۔ لیکن وہ پکارنا درحقیقت اسباب کے پاس خود جانا ہوتا ہے اگر کوئی شخص کنوئیں پر جا کر کہے۔ آجا پانی میرے مونہہ میں آجا۔ تو پانی اس کے مونہہ میں نہیں آئیگا۔ خواہ وہ کتنا ہی چلاتا رہے۔ درحقیقت جب تم یہ کہتے ہو۔ کہ پانی نے ہمیں سیر کیا۔ تو اس وقت پانی نے سیر نہیں کیا ہوتا۔ بلکہ تم نے خود اپنے آپ کو

پانی کے واسطے سے

سیر کیا ہوتا ہے۔ جب کوئی پانی کو پکارتا ہے۔ تو پانی اس کے پاس نہیں آتا۔ بلکہ وہ پانی کے پاس جاتا ہے۔ اسباب تک تو انسان کو جانا پڑتا ہے۔ لیکن دعا اس وقت کام آتی ہے جب

اسباب ختم

ہو جاتے ہیں۔ اور ہمارے اختیار سے باہر ہو جاتے ہیں وقت اور

اسباب کا مہیا ہونا

اللہ تعالےٰ کے خاص فضل پر موقوف ہوتا ہے۔ اور اسی کو پکارنا اس وقت کام آتا ہے۔ نہ کہ اسباب کو پکارنا۔ اور نہ ہی کوئی انہیں پکارتا ہے۔ جیسا کہ فرمایا۔ لہ دعوۃ الحق۔ یعنی حقیقی پکار اللہ کے لئے ہی ہوتی ہے۔

ہم اسباب کو استعمال کرتے ہیں۔ لیکن کبھی یہ نہیں ہوتا کہ روٹی یا پانی یہ کہیں۔ کہ چلو آج فلاں کی ٹانگ ٹوٹ ہوئی ہے۔ ہم اس کے پاس چلے جائیں۔ مگر خدا یہ کرتا ہے۔ کہ جب انسان کے پاس سامان نہیں رہتے۔ تو وہ خود سامان مہیا کر دیتا ہے۔ یا بغیر سامان کے ہی کام کر دیتا ہے۔

غرض دعا کا

ایک ایسا مقام

ہے۔ جو اسباب میں اور دعا میں فرق کرتا ہے۔ اور کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ یہ نظارہ کسی نے بھی نہیں دیکھا۔ بات یہ ہے۔ کہ

اعلےٰ درجہ کی چیز

اعلیٰ درجہ کے لوگوں کو ملتی ہے۔ اگر کوئی نہیں دیکھتا۔ تو اس لئے کہ وہ اس قابل نہیں جن لوگوں نے

کامل محبت کے نمونے

دکھائے۔ ان کو ایسے کرشمے دیکھنے کا موقع ملا۔ آخر محبت ہی ہے، جو دوسری محبت یعنی محبت الٰہی کو کھینچتی ہے۔

عمروؓ بن عاصؓ

بیان کرتے ہیں۔ کہ اسلام لانے سے پہلے مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے اس قدر دشمنی تھی۔ کہ میں آپ کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھنا بھی پسند نہیں کرتا تھا۔ اور یہ کہ میرا اور آپ کا ایک

چھت کے نیچے

جمع ہونا ناممکن تھا۔ لیکن آخر محبت نے یہ حالت پیدا کر دی۔ کہ جب وہ مسلمان ہوئے۔ تو انہیں آپ کے قرب سے زیادہ اور کوئی چیز پیاری نظر نہ آتی تھی۔ اور

حیا کی وجہ سے

وہ آنکھ اٹھا کر آپ کی طرف نہ دیکھ سکتے تھے۔

اسی طرح

حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ

کو دیکھو۔ یا تو وہ وقت تھا۔ کہ وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے قتل کے لئے اپنے گھر سے تلوار لے کر نکلے۔ یا پھر وہ وقت آیا۔ کہ تلوار لے کر کھڑے ہو گئے۔ کہ میں اس شخص کا سر اڑا دوں گا۔ جو یہ کہے گا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فوت ہو گئے ہیں

کتنا عظیم الشان فرق

معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایک شخص ایک وقت تلوار لے کر مارنے کے لئے جاتا ہے۔ اور دوسرے وقت وہی

تلوار لے کر

کھڑا ہو جاتا ہے۔ کہ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو فوت شدہ کہے گا۔ میں اس کی گردن اڑا دوں گا۔ یا تو وہ آپ کی زندگی کا خاتمہ کرنے کے لئے جاتا ہے۔ یا یہ بھی برداشت نہیں کر سکتا کہ کوئی مونہہ سے بھی کہے۔ کہ آپ فوت ہو چکے ہیں

یہ نتیجہ تھا اس محبت اور اخلاص کا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دشمنوں تک کے ساتھ تھا۔ قرآن کریم میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق آتا ہے۔ عزیز علیہ ما عنتم کہ تمہاری تکلیف اس سے دیکھی نہیں جاتی یہ وہ محبت تھی۔ جس نے ارد گرد کے لوگوں کے دلوں میں آپ کی ایسی

محبت کا بیج

بو دیا۔ کہ صحابہؓ ہر طرح کی قربانی کے لئے تیار ہو گئے۔ اور دشمنی چھوڑ کر آپ کے جانی دوست بن گئے۔ یہ صحیح

ہے۔ کہ ہر انسان ایسے نشان نہیں دیکھتا۔ لیکن نشان دیکھنے کے لئے

خدا کی محبت

کا ہونا لازمی ہے۔ اگر بندہ کے دل میں خدا کی محبت نہیں۔ تو خدا کی محبت اسکے مقابل پر نازل نہیں ہوتی۔ اور اگر ایک شخص خطا کار بھی ہو۔ لیکن اللہ تعالےٰ کی محبت اس کے دل میں ہو۔ تو خدا کی محبت اس پر ضرور نازل ہوگی۔ جیسے ماں باپ اپنے

خطا کار بچے

سے بھی محبت رکھتے ہیں۔ کیونکہ بچے کے دل میں بھی ماں باپ کی محبت مرکوز ہوتی ہے ؛

پس اگر ہم غور سے دیکھیں۔ تو ایسے بہت سے انسان نظر آجاتے ہیں۔ جن کے کام بغیر ظاہری اسباب کے بن جاتے ہیں۔ بلکہ میں تو یقین رکھتا ہوں۔ کہ اگر انسان خود اپنے حالات پر ہی غور کرے۔ تو اسے اپنی زندگی میں ہی کئی موقعے ایسے نظر آئیں گے۔ جن کا نام وہ اتفاق رکھ لیتا ہے۔ حالانکہ وہ

خدا کی طرف سے محبت کا اظہار

ہوتا ہے۔ اب اس کا تو کوئی علاج نہیں۔ کہ جب اللہ تعالےٰ کسی سے محبت کا سلوک کرے، تو وہ کہدے کہ یہ فلاں سبب کا نتیجہ اور ایک

اتفاقی بات

ہے۔ لیکن حق یہ ہے۔ کہ ایسے مواقع پر اس کو ماننا چاہیئے۔ کہ اس کے پیچھے کوئی

مخفی طاقت

تھی جو کام کر رہی تھی۔ اور وہ خدا تعالےٰ کی محبت تھی ؛

ہر ایک کی زندگی

میں بھی کئی ایسے واقعات ہوئے ہوں گے۔ کہ اس نے اللہ تعالےٰ کی طرف توجہ اور دعا کی ہوگی۔ اور وہ پوری ہوگئی ہوگی۔ اور مومنوں کی زندگی میں تو ایسے بہت واقعات ہوتے ہیں۔ کہ خدا نے بظاہر

بغیر اسباب کے

ان کے کام کر دیئے۔ یہی ہے دعوۃ الحق یعنی

حقیقی پکار

جس کی طرف قرآن کریم اشارہ فرماتا ہے۔ باقی تمام چیزوں کی پکار برائے نام ہوتی ہے۔ ان کو انسان پکارتا تو ہے۔ لیکن جاتا خود ان کے پاس ہے پس ان کو پکارنا

مصنوعی اور بناوٹی

ہوتا ہے۔ لیکن خدا کی پکار حقیقی پکار ہے۔ کیونکہ خدا بندے کے پاس آتا ہے۔ بندہ خدا کے پاس نہیں جاتا۔ حقیقی پکار خدا کے لئے مخصوص ہے۔ اسباب کے پاس ہم کو جانا پڑتا ہے لیکن

اللہ تعالےٰ کی مدد اور نصرت

ہر وقت ہمارے شامل حال رہتی ہے۔ اگر انسان اپنی پیدائش سے پہلے کی حالت پر غور کرے۔ پھر پیدا ہونے کے بعد کی حالت کو دیکھے۔ تو اس کو نظر آجائے۔ کہ کئی سامان ہیں۔ جو اللہ تعالےٰ اس کے لئے کرتا ہے۔ اور اس کے پاس لے جاتا ہے۔ پس

استعانت اور استمداد

درحقیقت اللہ تعالےٰ سے ہی ہو سکتی ہے۔ اور وہ صرف خدا ہی ہے۔ جو کسی کی مدد کرتا ہے۔ اس لئے خدا کے علاوہ یقینی استعانت اور کسی سے ہوتی ہی نہیں۔ اور جس طرح اگر کوئی شخص پانی سے کہے کہ میں تجھ پر احسان کرتا ہوں۔ کہ جب بھی مجھے پیاس لگتی ہے تجھے پیتا ہوں۔ آگ نہیں کھاتا۔ تو اس کا یہ کہنا

پانی پر احسان

نہیں ہوگا۔ اسی طرح اگر کوئی خدا سے استعانت مانگتا ہے۔ تو خدا پر کوئی احسان نہیں کرتا۔ بلکہ

حقیقت کا اظہار

ہے۔ اور خدا کے تعلقات کی سچائی کا اظہار ہے۔ ایاک نستعین ظاہر بیں اور اسباب پر تکیہ رکھنے والوں کے نزدیک غلط معلوم ہوتی ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے۔ کہ اس سے بڑھ کر کوئی سچائی نہیں

حقیقی دعا

تو ہے ہی خدا کے لئے۔ باقی چیزوں سے استمداد میں ہم اپنی مدد آپ کرتے ہیں۔ وہ چیزیں ہماری مدد نہیں کرتیں۔ سوائے ذات الٰہی کے کہ ہم اس کی مدد نہیں کرتے۔ بلکہ وہ ہماری مدد کرتا ہے۔ یہی ایک چیز ہے۔ جو انسان کے کام آسکتی ہے۔ اور اس چیز کو بھول جانا گویا ترقی کے راستوں کو اپنے اوپر خود بند کرنا ہے۔ دنیا کے بارے میں تو لوگ

اسباب کی تدریج

کے قائل ہیں۔ کوئی ایسا نہیں۔ جو یہ کہے۔ کہ کوئی کام آپ ہی آپ ہو جائے۔ یا فوراً ہو جائے۔ مگر

دین کے معاملہ میں

ہر بات پر اعتراض کیا جاتا ہے۔ حالانکہ دین میں بھی تدریج ہے اور Classes ہیں۔ اگر کوئی لڑکا پرائمری میں داخل ہو۔ اور انٹرنس کی کتابیں اٹھا کر کہے۔ کہ ادہ میں نے تو کچھ بھی حاصل نہیں کیا۔ اور سب کچھ چھوڑ کر چلدے۔ تو یہ درست نہ ہوگا۔ کیونکہ اس کی ترقی تدریجی ہوتی ہے۔ مگر ان چیزوں کو انسان دین میں مدنظر نہیں رکھتا۔ دین میں بھی مشکلات۔ لاچاریاں دقتیں اور تاریکیاں پیش آتی ہیں۔ جو آہستہ آہستہ ہی دور ہوتی ہیں۔ لیکن اسکی طرف توجہ نہیں کی جاتی

پنجابی میں ایک مثل ہے

"من حرامی حجتاں ڈھیر" کہ نیت خراب ہو۔ تو بہانے بھی نکل آتے ہیں۔ اسی طرح لوگ دین کے لئے محنت نہیں کرنا چاہتے اور چاہتے ہیں۔ کہ فوراً ان کو کچھ حاصل ہو جائے

اصل بات

نیت کی ہوتی ہے۔ اگر مومن دعوۃ الحق پر یقین کرتے ہوئے اس پر قائم ہو جائے تو وہ اتنے عرصہ کے اندر جس میں وہ دنیا کی ترقیات حاصل کرتا ہے۔ دین کی ترقیات بھی حاصل کرے۔ جو کبھی ختم نہ ہونگی۔ ایسا کرنے کے لئے پہلے تحقیقات کرلے۔ پھر خدا تعالےٰ کے متعلق یقین پیدا کرے۔ پھر نتائج مل جائیں گے ؛

پس اگر کوئی شخص فائدہ حاصل کرنا چاہتا ہے۔ تو ایاک نعبد و ایاک نستعین پر غور کرے۔ اس وہ سب کچھ حاصل ہو جائیگا۔ جسکو وہ حاصل کرنا چاہتا ہے ؛

ہندوستان میں تبلیغ احمدیت کی سالانہ رپورٹ

مئی سنہ ۱۹۳۱ء سے اپریل سنہ ۱۹۳۲ء تک

مئی سنہ ۱۹۳۱ء سے اپریل سنہ ۱۹۳۲ء تک ہندوستان میں مبلغین سلسلہ احمدیہ نے ۲۵۹۲ مقامات کے تبلیغی دورے کئے۔ ۱۵۰ مناظرے کئے ۱۷۳۲ صداقت احمدیت پر لیکچر دیئے۔ ۵۸۶۵ معززین کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی

بیعت کرنے والوں کی تعداد پوری طرح پر ضبط میں نہیں آسکی۔ تاہم جس قدر محفوظ کی جاسکی ہے۔ وہ اندرون ہند اور بیرون ہند ملاکر ۵۸۴۲ ہے۔ الحمد للہ

تبلیغی مشکلات کو مدنظر رکھتے ہوئے اور یہ دیکھتے ہوئے۔ کہ کچھ عرصہ سے لوگوں کی توجہ مذہب سے ہٹ کر سیاسیات کی طرف ہوگئی ہے۔ یہ تعداد قابل مسرت ہے۔ لیکن ہماری ترقی اور اس عظیم الشان مقصد کے لحاظ سے جو ہمارے پیش نظر ہے۔ بہت ہی قلیل ہے۔ اور ضرورت ہے۔ کہ ہر احمدی اس پہلو میں اپنے فرض کو محسوس کرتے ہوئے پوری جدوجہد کرے ؛

آئیندہ انشاء اللہ تعالےٰ نظارت دعوت و تبلیغ کے کام کی سہ ماہی رپورٹ شائع کرنے کی کوشش کی جائے گی ؛

(ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

محلہ دارالانوار کے حصہ داران کے لئے

اعلان

خدا کے فضل سے دارالانوار میں تین مکانات (جن میں ایک حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ہے) چند دن تک تکمیل کو پہنچنے والے ہیں۔ تقسیم اراضی کے لئے نقشہ ایک ہفتہ تک تمام حصہ داران کی خدمت میں بھیجا جائیگا۔ تاکہ وہ ابھی سے اپنے لئے جو حصہ چاہیں پسند کر لیں۔ اس لئے گذارش ہے۔ کہ اگر کسی حصہ دار نے اپنی پوری اقساط معہ جرمانہ ادا نہ کی ہوئی ہوں تو وہ براہ نوازش فوراً اپنی کمی پوری کردیں۔ قواعد کے ماتحت اب قرعہ ڈالنے کا وقت بھی قریب آرہا ہے۔ اس سے پہلے پہلے ضروری ہے کہ تمام بقائے صاف ہو جائیں۔ پس تمام احباب کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ وہ اپنا اپنا حساب دیکھ کر اس معاملہ میں اپنی تسلی کر لیں۔ کہ ان کے ذمہ کوئی بقایا تو نہیں۔ اگر ہو تو اسے صاف فرمادیں۔ ہر ماہ کی ۲۰ تاریخ تک محاسب صدر انجمن احمدیہ کے نام ۲۵ روپیہ آجانے چاہئیں۔ ورنہ ار یومیہ جرمانہ ادا کرنا پڑتا ہے۔ اقساط فروری ۳۲ء سے شروع ہوئی ہیں۔ قواعد کے ماتحت فروری کی قسط ۲۵ کی بجائے ۳۰ روپیہ کی ہونی چاہیئے۔ اور اگست ۳۲ء کی قسط ۲۵ کی بجائے ۲۷ روپیہ ممبران کی آسانی کے لئے سب کی خدمت میں ان کا حساب بذریعہ خط بھی ارسال کیا جارہا ہے۔ اس پر خاص توجہ فرمائیں تمام حصہ داروں کی فہرست اخبار میں اس لئے شائع کی جاتی ہے کہ اگر اس میں کوئی غلطی ہو تو اصلاح ہو جائے اگر کسی صاحب کا نام رہ گیا ہو یا کوئی اور غلطی ہو تو اطلاع دیں۔

سکرٹری دارالانوار کمیٹی

فہرست حصہ داران معہ تعداد حصص

نمبر شمار	نام	تعداد حصص	رقبہ
۱	حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ	۶	×
۲	بابو محمد شفیع صاحب شیخوپورہ	۱	۴ کنال
۳	چوہدری اعظم علی صاحب راولپنڈی	۱	۴ 〃
۴	میاں محمد شریف صاحب ای۔ اے۔ سی	۱	۴ 〃
۵	سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سکندرآباد	۴	×
۶	قاضی محمد اسلم صاحب ایم۔ اے۔ لاہور	۱	۸ کنال
۷	چوہدری فقیر محمد صاحب انسپکٹر پولیس	۲	۱۲ کنال
۸	سیٹھ صادق علی صاحب	۱	۲ کنال
۹	سید اقبال حسین صاحب ہیڈ ماسٹر نور محل	۱	۴ 〃
۱۰	محمد یوسف صاحب کمیسٹ کیمبور	۱	۴ 〃
۱۱	بابو محمد شفیع صاحب کیمبل پور	۱	۴ 〃
۱۲	میاں محمد یوسف صاحب سپرنٹنڈنٹ لاہور	۱	۸ 〃
۱۳	اہلیہ ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب کوئٹہ	۱	۴ 〃
۱۴	چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب	۱۰	×
۱۵	بابو نواب دین صاحب فیروزپور	۱	۸ کنال
۱۶	اہلیہ عبدالقدوس صاحب اوورسیر ہانسی	۱	۸ 〃
۱۷	مستری عبدالحمید صاحب پکھوکے	۱	۲ 〃
۱۸	ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب قادیان	۱	۲ 〃
۱۹	ڈاکٹر محمد الدین صاحب سخی سرور	۱	۸ 〃
۲۰	ڈاکٹر سراج الدین صاحب لاہور	۱	۲ 〃
۲۱	شیخ محمد رفیع صاحب لاڑکانہ	۱	۶ 〃
۲۲	بابو شمس الدین صاحب خیبر ایجنسی	۱	۴ 〃
۲۳	چوہدری ابوالہاشم خانصاحب کلکتہ	۱	۴ 〃
۲۴	قاضی خلیل الرحمٰن صاحب	۱	۶ 〃
۲۵	چوہدری فتح خانصاحب نمبردار چک ۸۱	۱	۲ 〃
۲۶	حافظ عبدالسلام صاحب شملہ	۱	۲ 〃
۲۷	شیخ اللہ جوایا صاحب آگرہ	۲	×
۲۸	ڈاکٹر عبدالکریم صاحب متھرا	۱	۴ کنال
۲۹	بابو غلام رسول صاحب شیخوپورہ	۱	۲ 〃
۳۰	سید تاج حسین صاحب سالاروالہ	۱	۴ 〃
۳۱	سید طفیل محمد شاہ صاحب 〃	۱	۲ 〃
۳۲	شیخ نیاز محمد صاحب دادو سندھ	۱	۲ 〃
۳۳	مرزا احمد بیگ صاحب سیالکوٹ	۱	۶ 〃
۳۴	قاضی عبدالمجید صاحب مارٹی	۱	۲ 〃
۳۵	پروفیسر علی احمد صاحب بھاگل پور	۱	×
۳۶	ماسٹر محمد شفیع صاحب ہیڈ ماسٹر کوٹ اودو	۱	×
۳۷	ڈاکٹر سید رشید احمد صاحب دہلی چھاؤنی	۱	۴ کنال
۳۸	ڈاکٹر بدر الدین صاحب افریقہ	۱	۶ 〃
۳۹	مولوی مطیع الرحمٰن صاحب امریکہ	۱	۲ 〃
۴۰	ڈاکٹر حاجی خانصاحب یوسف زئی کراچی	۲	×
۴۱	اہلیہ چوہدری محمد لطیف صاحب سب جج جھجر	۴	۱۲ کنال
۴۲	بابو احمد جان صاحب لکھنؤ	۱	۴ 〃
۴۳	ڈاکٹر فتح الدین صاحب کوہاٹ	۱	۴ 〃
۴۴	ڈاکٹر غلام غنی صاحب سیستان	۱	۴ 〃
۴۵	بابو محمد عبدالرحمٰن صاحب دہلی چھاؤنی	۱	۶ 〃
۴۶	مولوی عبدالمغنی خانصاحب قادیان	۱	۸ کنال
۴۷	اہلیہ ڈاکٹر احمد الدین صاحب افریقہ	۵	۱۰ 〃
۴۸	چوہدری مبارک احمد صاحب کوہاٹ	۱	۲ 〃
۴۹	محمد یٰسین خانصاحب ڈیرہ دون	۱	۲ 〃
۵۰	ڈاکٹر لال الدین صاحب افریقہ	۲	۱۲ 〃
۵۱	استانی امۃ العزیز عائشہ صاحبہ	۱	۴ 〃
۵۲	ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب خاکی۔ کوہ مری	۱	۶ 〃
۵۳	شیخ یوسف علی صاحب بی۔ اے۔ قادیان	۱	۴ 〃
۵۴	میاں غلام محمد صاحب اختر راولپنڈی	۱	۶ 〃
۵۵	ڈاکٹر فضل الدین صاحب افریقہ	۲	۴ 〃
۵۶	میاں عبدالحی صاحب تنجہ افریقہ	۱	۶ 〃
۵۷	ڈاکٹر شاہ نواز صاحب افریقہ	۱۰	۸ 〃
۵۸	چوہدری محمد شریف صاحب وکیل منٹگمری	۴	۳۲ 〃
۵۹	چوہدری محمد شفیع صاحب اوورسیر قادیان	۱	۸ 〃
۶۰	بابو عبدالرحیم صاحب ڈرافٹسمین لاہور	۱	۴ 〃
۶۱	میاں دوست محمد صاحب کلکتہ	۱	۲ 〃
۶۲	بابو مختار احمد صاحب دہلی	۱	۴ 〃
۶۳	ماسٹر مولا بخش صاحب قادیان	۱	۴ 〃
۶۴	چوہدری غلام حسین صاحب ڈسٹرکٹ انسپکٹر	۱	×
۶۵	سید عزیز اللہ شاہ صاحب	۱	۱۲ کنال
۶۶	صدر انجمن احمدیہ قادیان	۲۴	۲۴ 〃
۶۷	قاضی محمد شریف صاحب	۱	۴ 〃
۶۸	ڈاکٹر محمد جلال الدین صاحب	۱	۲ 〃
۶۹	شیخ عبدالحفیظ صاحب	۱	۲ 〃
۷۰	غلام حسین صاحب دہلی	۱	۲ 〃
۷۱	محمد ظہور الدین صاحب آگرہ	۱	۸ 〃
۷۲	ڈاکٹر شیر محمد عانی صاحب کوہاٹ	۱	۴ 〃
۷۳	محمد الدین صاحب رانچی	۱	۶ 〃
۷۴	ڈپٹی آصف زمان صاحب	۱	۳ 〃
۷۵	برکت علی صاحب لائق	۱	۲ 〃
۷۶	مرزا عطاء اللہ صاحب لاہور	۱	۲ 〃
۷۷	ملک محمد حسین صاحب قادیان	۱	۸ 〃
۷۸	رفیع الدین صاحب احمد شکار پور	۱	×
۷۹	محمد اسمٰعیل صاحب ممدانہ	۱	۲ کنال
۸۰	ملک نصر اللہ خانصاحب افریقہ	۱	۴ 〃
۸۱	بابو نصر اللہ خاں صاحب قادیان	۱	۸ 〃
۸۲	حبیب الرحمٰن صاحب	۱	۲ 〃
۸۳	بابو محمد اعظم صاحب کلرک ترناب	۱	۲ 〃
۸۴	صوفی عبدالغفور صاحب	۱	۲ 〃

کشمیر کے مظلومین کے لئے دوسرے مسلمانوں سے بھی چندہ وصول کیا جائے

حضرت خلیفۃ المسیح کا ارشاد

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "یہ مت خیال کرو۔ کہ لوگ توجہ نہیں کرتے۔ یہ تمہارا کام ہے۔ کہ جاؤ اور جاکر انہیں متوجہ کرو۔ کشمیر کے مسلمان احمدی نہیں۔ کہ کوئی ہم پر اعتراض کرسکے۔ یہ غلام قوم کی آزادی کا سوال ہے اس کے لئے کسی سے مانگنے اور تحریک کرنے سے کوئی شرم نہیں۔ ایک۔ دو۔ تین اور چار دفعہ نہیں۔ بلکہ اس وقت تک جاؤ جب تک اللہ تعالیٰ ان غلاموں کو آزاد کر دے۔ ایسے غلام تو اس زمانہ میں نہیں رہے جو پہلے ہوا کرتے تھے۔ ان کو یورپ نے آزاد کرا دیا اب یہی غلام باقی ہیں۔ جو نام کے طور پر آزاد ہیں۔ لیکن عملاً غلام ہیں ان کو آزادی دلانے کے لئے بہیں پھر ثواب کا موقعہ ہے۔ پس جہاں جہاں بھی کوئی احمدی ہے۔ خواہ جماعت کی صورت میں خواہ اکیلا ہو۔ میں پھر اسے متوجہ کرتا ہوں کہ وہ اس عظیم الشان کام سے غفلت نہ کرے۔ یہ ثواب حاصل کرنے کا بہترین موقعہ ہے جو اس وقت غفلت کرتا ہے وہ اپنی عمر کا بہترین موقعہ ضائع کرتا ہے ان کے لئے چندہ جمع کرو۔ ان کے لئے لوگوں میں ہمدردی پیدا کرو"

حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں اس وقت تک جماعت کے بہت کم احباب نے توجہ کی ہے۔ حالانکہ ضرورت ہے۔ کہ سب دوست دوسرے مسلمانوں سے کشمیر فنڈ وصول کرنے پر خاص زور دیں۔

قابل تعریف احباب

مندرجہ ذیل احباب نے خاص طور پر اس بارے میں کام کیا ہے۔ اور کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔

(۱) جماعت آبادان کے امیر مرزا برکت علی صاحب نے گزشتہ ماہ میں -/۱۰۶ کی رقم ارسال کی تھی۔ اس ماہ میں بھی انہوں نے ایک سو روپیہ بھجوایا ہے۔ اور لکھا ہے کہ چندہ کشمیر فنڈ کے لئے یہ انتظام کیا گیا ہے۔ کہ ہمارے ایک مکرم دوست محمد عثمان صاحب بلوچ جو کہ ابھی جماعت احمدیہ میں داخل نہیں ہیں۔ ان کے ذریعہ بھیجا جائے۔ کیونکہ صاحب موصوف خود بھی اس چندہ کی فراہمی میں خاص طور پر سعی کرتے ہیں۔ چنانچہ ان کی ارسال کردہ رقم کی تفصیل یہ ہے۔

(۱) ۱۷ بلوچ صاحبان معرفت خلیفہ علی محمد صاحب	۱۶۲	ایال (ایرانی سکہ)
(۲) ۸ ہندو صاحبان	۴۵	″
(۳) ۵ ایرانی صاحبان	۷۵	″
(۴) ۲ عرب صاحبان	۲۵	″
(۵) ۱ عیسائی صاحبان	۱۰	″
(۶) ۲۴ مسلمان صاحبان	۴۸۲	

۷۹۹ ایال = -/۱۰۰ روپیہ

نیز لکھا ہے آیندہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ کوشش جاری رہے گی۔ اس وقت تک مستقل طور پر چندہ کشمیر فنڈ مندرجہ ذیل احباب نے ادا کرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔ آیندہ جو دوست اس میں حصہ لینگے۔ ان کی اطلاع دی جاویگی۔

(۱) مرزا برکت علی صاحب دوپائی فی روپیہ	۸/
(۲) شیخ حبیب اللہ صاحب ″	۴/۱۲
(۳) میاں محمد رفیق صاحب اپائی	۱۰/
(۴) میاں محمد الدین صاحب دوکاندار	۱۰/
(۵) محمد عثمان صاحب بلوچ	۲/۸
(۶) محمد اسحاق صاحب گوجرانوالہ	۴/۱۲
	۱۵/ ماہوار

(۲) سید معراج الدین صاحب نیروبی سے لکھتے ہیں۔ اس چندہ کی اہمیت کو ہم لوگ چونکہ اچھی طرح سمجھتے ہیں۔ اس لئے ہم نے تحریک پر ہی اکتفا نہیں کی۔ بلکہ فرداً فرداً بھی احمدیوں کے پاس جاتے ہیں۔ علاوہ اس کے ہم شہر میں بھی دوکانوں پر پھرتے اور چندہ جمع کرتے ہیں۔

(۳) خواجہ غلام محی الدین صاحب ممبوا افریقہ سے لکھتے ہیں تین پونڈ کی رقم مندرجہ ذیل احباب سے وصول کرکے ارسال ہے مزید کوشش بھی انشاء اللہ تعالیٰ کی جائیگی۔

خواجہ غلام محی الدین صاحب۔ خواجہ فضل حسین صاحب سید رحمت علی شاہ صاحب۔ میاں خیر الدین صاحب مسٹر محمد الدین صاحب بٹ۔ مسٹر محمد الدین صاحب بٹ۔ مسٹر رفیق محمد صاحب

سب احباب کرام سے درخواست ہے کہ وہ عام مسلمانوں سے بھی چندہ کشمیر فنڈ وصول کرنے کی خاص طور پر سعی فرمادیں۔ (فنانشل سکرٹری)

آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل کا معرکۃ الآرا اجلاس

متناسب تعداد ممبران کونسل ہائے صوبجات کے متعلق وزیر اعظم گورنمنٹ برطانیہ نے جو فیصلہ ثالثی صادر فرمایا ہے اس کی اہمیت سے انکار نہیں ہوسکتا۔ یوں تو ہندوستان میں اس وقت مسلمانوں کی بہت سی انجمنیں موجود ہیں جنہوں نے وزیر اعظم کے فیصلہ پر تنقید اور تبصرہ کرتے ہیں نہایت عجلت سے کام لیا ہے۔ اور بعض اکابر اہل اسلام نے بھی اس پر اپنی ذاتی آراء کا اظہار فرمایا ہے۔ لیکن معاملات کی اہمیت اور نزاکت کے لحاظ سے اس امر کی ضرورت ہے کہ کامل غور کرنے اور فیصلہ ثالثی کے ہر پہلو پر نظر ڈالنے کے بعد من حیث القوم اس کے متعلق مسلمانوں کی طرف سے اظہار رائے کیا جائے۔ اس لئے آل انڈیا مسلم لیگ جو مسلمانوں کی سب سے پرانی سیاسی انجمن ہے اور تاسیس نظام حکومت میں جس نے ابتدار سے نہایت نمایاں حصہ لیا ہے۔ اس کی کونسل کا ایک نہایت مہتم بالشان اجلاس بمقام سیسل ہوٹل شملہ ۳ و ۴ ستمبر کو منعقد ہوگا۔ ہر صوبہ اور ہر طبقہ کے اکابر کی اس جلسہ میں شریک ہونے کی توقع کی جاتی ہے۔ اور جو تجاویز اس جلسہ میں پاس ہونگی وہ انگلستان اور ہندوستان میں خاص وقعت اور اثر رکھیں گی۔

خاکسار۔ سید شمس الحسن اسسٹنٹ سکرٹری آل انڈیا مسلم لیگ بلیماراں دہلی

سری نگر میں ایک عظیم الشان جلسہ

چند ایک دشمنان حریت و آزادی کی مفسدانہ حرکات کے باعث پچھلا ہفتہ سری نگر میں بے چینی اور بے اطمینانی کا گزرا۔ اب خدا کے فضل و کرم سے فضا درست ہوگئی ہے۔ اور فساد کا اصلی بانی مبانی جو ایک غدار اعظم اور حکومت کا آلہ کار ہے سب کو معلوم ہوگیا۔ اب ممکن نہیں کہ کوئی اس کے دام فریب کا شکار بن سکے۔ لوگوں کو از سر نو حقیقی پروگرام کی طرف متوجہ کرنے کے لئے ۲۱ اگست بروز اتوار بعد از نماز مغرب ہمہ مسجد میں مسلمانان سری نگر کا بے نظیر اجتماع ہوا۔ صدر سید حسام الدین صاحب گیلانی تھے۔ مولوی عبداللہ صاحب وکیل ہائیکورٹ نے عوام کو مفسدین کے ہتھکنڈوں سے آگاہ کیا۔ اس کے بعد سید حسام الدین صاحب نے ضرورت اتحاد پر تقریر کی۔ آخر میں شیخ محمد عبداللہ صاحب قائد اعظم نے ایک پرجوش تقریر میں غداروں کی اچھی طرح خبر لی اور ان کو متنبہ کیا۔ کہ اب وہ زمانہ گزر چکا ہے جب عوام کے خون سے ہولی کھیل کر اپنی عزت بڑھایا کرتے تھے اب لوگ اپنے نفع و نقصان کو خوب سمجھ رہے ہیں۔ آخر میں لوگوں کو

سندھ میں نہری اراضی ارزاں خریدنے کا

بہترین موقعہ

جیساکہ احباب کو معلوم ہے۔ جماعت نے حال ہی میں سندھ میں پانچہزار ایکڑ اعلیٰ قسم کی نہری اراضی جو کہ نہایت اچھے علاقہ میں واقع ہے۔ مالوتی ۱۹۹ فی ایکڑ کے حساب سے گورنمنٹ سے خریدی ہے۔ اس بیع میں خاص سہولت یہ ہے کہ قیمت کی ادائیگی بیس سال میں بالاقساط ہوگی۔ اور پہلی قسط قبضہ لینے سے ڈیڑھ سال بعد واجب الادا ہوگی۔ یہ سودا میری وساطت سے ہوا ہے۔ اور چونکہ اس وجہ سے مجھے سندھ میں متعدد بار آنا جانا پڑا ہے۔ اور سارے علاقہ کو بغور دیکھنے کا موقعہ ملتا رہا ہے۔ اس لئے خدا تعالےٰ کے فضل سے مجھے اس معاملہ میں کافی واقفیت اور بصیرت حاصل ہوگئی ہے۔ اور میں چاہتا ہوں۔ کہ اپنے معلومات سے دیگر احباب کو فائدہ پہنچاؤں۔ اور خود بھی خدا کے فضل سے فائدہ حاصل کروں۔ مجھے سندھ میں حالات کے مطالعہ سے یہ معلوم ہوا ہے۔ کہ بہت سے اعلیٰ رقبے جو ہر لحاظ سے قریباً وہی حیثیت رکھتے ہیں۔ جو جماعت کے خرید کردہ رقبہ کی ہے۔ ایسے سندھی لوگوں کے قبضہ میں ہیں۔ جو اپنی اراضیات کو پرائیویٹ طور پر فروخت کرنا چاہتے ہیں۔ یہ اراضی اوسطاً للعہ ۱۰۰ سے ۱۲۵ روپیہ تک فی ایکڑ کے حساب سے مل سکتی ہے۔ مگر قیمت یکمشت دینی پڑتی ہے ان احباب کے لئے جن کے پاس کچھ سرمایہ ہو۔ اور وہ یکمشت روپیہ لگا کر اعلیٰ قسم کا زرعی رقبہ حاصل کرنا چاہتے ہوں۔ ایک نہایت نادر موقعہ ہے جسمیں میں انشاء اللہ انہیں ہر قسم کی امداد دینے کے لئے تیار ہوں۔ اس قسم کے سودے میں خاص فائدہ یہ ہے۔ کہ گو قیمت یکمشت دینی پڑتی ہے۔ مگر شرح نہایت ارزاں ہے۔ نیز قبضہ لینے کیساتھ ہی سارا منافع مالک کو فوراً ملنے لگ جاتا ہے۔ سندھ کا یہ علاقہ جسمیں یہ رقبہ واقع ہے۔ آب و ہوا کے لحاظ سے نہایت اعلیٰ ہے۔ اور اسمیں نہری پانی بھی پنجاب کی نو آبادیوں کی نسبت زیادہ مقدار میں ملیگا یعنی ۱۰ فیصدی پانی ملیگا۔ علاوہ ازیں آبیانہ بھی پنجاب سے کم اوسطاً پانچ روپیہ فی ایکڑ ہے۔ نیز چونکہ سندھ میں شرعی تقسیم ہے۔ اس لئے دعویٰ استقراری کا کوئی اندیشہ نہیں ہوسکتا۔ اور شفع کا بھی وہاں رواج نہیں ہے۔ شرائط خرید میری طرف سے حسب ذیل ہوں گی:-

۱:- ہر درخواست کے ساتھ خریدار کی طرف سے یکصد روپیہ فی مربعہ (یعنی فی ۲۵ ایکڑ) بیعانگی آنا چاہیئے:

۲:- بیع مکمل ہونے کے بعد ایک ماہ کے اندر اندر مشتری کو سارا روپیہ نقد ادا کرنا ہوگا۔ ورنہ بیع منسوخ متصور ہوکر زر بیعانگی ضبط ہو جائیگا

۳:- ہر خریدار کے لئے ضروری ہوگا۔ کہ اپنی درخواست کے مطابق اراضی خریدے:

۴:- اگر کسی وجہ سے درخواست دہندہ کو رقبہ مطلوبہ نہ مل سکے۔ تو زر بیعانگی واپس کیا جائیگا:

۵:- رجسٹری و داخل و خارج و اسی قسم کے دیگر اخراجات بذمہ خریدار ہوں گے:

۶:- ہر خریدار سے قیمت خرید پر دس روپیہ فی سینکڑہ کے حساب سے کمیشن لیا جائیگا۔ جو دیگر واجبات کے ساتھ خریدار کو نقد ادا کرنا ہوگا

۷:- جملہ رقوم میری امانت کے حساب میں حضرت (صاحبزادہ) مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے قادیان کے نام آنی چاہئیں۔ اور ہر خریدار کا فرض ہوگا۔ کہ اپنی جملہ ادا شدہ رقوم کی باقاعدہ رسید حاصل کرے۔ اور رسیدات کو محفوظ رکھے۔ فی مربعہ ایک ہزار سے لیکر ۲½ ہزار روپیہ قیمت کا اندازہ ہے۔ دیگر واجبات اس کے علاوہ ہوں گے:

میں انشاء اللہ تعالےٰ ۱۰ ستمبر ۱۹۳۲ء تک واپس سندھ جا رہا ہوں۔ اس لئے جو احباب میری وساطت سے مذکورہ بالا اسکیم کے ماتحت سندھ میں اراضی خریدنا چاہیں۔ انہیں چاہیئے۔ کہ حتی الامکان ۱۰ ستمبر تک اپنی درخواستیں جسمیں رقبہ مطلوبہ کی تعیین اور اپنا مکمل پتہ درج ہونا چاہیئے۔ میرے نام ارسال کردیں۔ درخواستوں کے ساتھ زر بیعانگی بھی مذکورہ بالا پتہ پر بھیجا جانا چاہیئے:

نوٹ:- میں یہ امر پوری طرح واضح کرنا چاہتا ہوں۔ کہ اس سکیم میں سلسلہ یا کسی اور فرد کا کوئی تعلق یا ذمہ داری نہیں ہے۔ بلکہ اس جملہ کام کی ذمہ داری صرف میری ذات پر ہے۔ میرا پتہ ۱۰ ستمبر سے قبل حسب ذیل ہوگا

خان محمد عبد اللہ خان شیروانی کوٹ مالیر کوٹلہ

کاشتکاروں کے لئے ایک نادر موقعہ

صدر انجمن احمدیہ قادیان و دیگر بزرگان سلسلہ نے علاقہ سندھ میں نہایت زرخیز زمین سکھر بیرج پر پانچہزار ایکڑ خرید کی ہے۔ آب و ہوا کے لحاظ سے یہ علاقہ معتدل ہے۔ نہ گرمیوں میں زیادہ گرم نہ سردیوں میں زیادہ سرد۔ بلحاظ پیداوار وہ تمام اجناس جو پنجاب میں پیدا ہوتی ہیں۔ یہاں بہت کامیابی کے ساتھ ہوتی ہیں۔ عام طور پر کپاس ۲۰ من پختہ فی ایکڑ پیدا ہوتی ہے۔ پانی کی حالت پنجاب کی نسبت بہتر ہے۔ چنانچہ پنجاب میں پانی زیادہ سے زیادہ ۴۰ فیصدی ملتا ہے۔ اور یہاں ۸۱ فی صدی ملے گا۔ بیل بہ نسبت پنجاب کے ارزاں ایک سو روپیہ میں اچھی جوڑی مل سکتی ہے۔ اجناس کی قیمت بوجہ قرب کراچی جو بندرگاہ ہے۔ در قیمت زیادہ ہوتی ہے۔ رہائشی مکان پر کچھ زیادہ خرچ نہیں ہوتا۔ بلکہ اقل

کاشتکاروں کی سہولت اور امداد کو مد نظر رکھتے ہوئے صدر انجمن نے یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ بر دستت پنجاب کے رواج پر یہ اضافہ کیا گیا ہے۔ کہ ایک سال تک مزارعین سے نہ تو معاملہ کا حصہ لیا جائے۔ اور نہ آبیانہ کا۔ بلکہ یہ ہر دو اخراجات صدر انجمن خود برداشت کرے گی۔ البتہ بٹائی پہلے سال ۱۹ و ۲۱ کی نسبت سے ہوگی۔ یعنی مشترکہ جنس میں سے دو سیر فی من مالک کو دیکر باقیماندہ نصف نصف تقسیم ہوگا۔ اور بعد میعاد ایک سال کے اگر مناسب سمجھا گیا۔ تو ممکن ہے۔ کہ دوسرے سال میں بھی یہ رعایت یا اس میں کچھ مناسب کمی کرکے جاری رکھی جائے۔ اگر تیسرے سال میں معاملہ اور آبیانہ پنجاب کے رواج کے مطابق نصف نصف ہوگا اور بٹائی بھی نصف نصف اور دو سیری فی من رقم جو ابتدائی سال یا سالوں میں مزارعین سے لینا تجویز ہے۔ وہ بند کر دیا جائیگا:

جو صاحب بحیثیت کاشتکار سندھ میں اس رقبہ کی کاشت کے لئے جائیں۔ ان کو فی ہل کم از کم مبلغ ۱۵۰ روپیہ ہمراہ لیجانا ضروری ہے۔ تاکہ بیل وغیرہ خرید کرسکیں۔ اور ایک فصل تک اپنا خرچ بھی چلا سکیں۔

ایک اور رعایت

ابتداء میں جن کاشتکاروں کے پاس تخم ریزی کے لئے روپیہ نہ ہوگا۔ ان کو بطور قرض تخم یا نقد بقدر قیمت تخم کی بھی امداد دی جائیگی۔ جو دوسرے فصل اجناس سے وصول کرلی جائیگی۔

کرایہ ریل لاہور سے حیدرآباد سندھ ریلوے سٹیشن تک تخمیناً گیارہ روپیہ فی کس ہے۔ یہ سٹیشن حیدرآباد سندھ سے میرپور خاص اور میرپور خاص

پیچیپ نفیسہ عزیزی رعایت

حیرت انگیز رعایت

پہلی نومبر تک

آزمائش کا سنہری موقعہ

ہم نے محض اپنی مفید ترین ادویات کی شہرت کیلئے یہ غیر معمولی رعایت دی ہے کیونکہ ہمارا یہ یقین ہے کہ جو ایکدفعہ بھی ہم سے معاملہ کریگا۔ وہ ان بہترین ادویہ کے جادو اثر فائدہ سے متاثر ہو کر ہمیشہ کے لئے ہمارے کارخانہ کا گرویدہ ہو جائیگا۔ لہذا جو اصحاب اپنے آرڈر یکم نومبر تک بھیجیں گے انہیں حسب ذیل ادویہ میں ۸؍ فی روپیہ رعایت دی جاویگی۔

دلکشا ہیر آئل رجسٹرڈ:۔ یہ تیل کا تیل اور دوائی کی دوائی ہے دائمی سر درد اور نزلہ کو چند یوم میں رفع کرتا ہے۔ بالوں کو لمبا مضبوط۔ ملائم اور چمکدار کرتا ہے۔ چالیس سال سے پیشتر سفید ہوئے ہوئے بالوں کو اس کا متواتر استعمال چند ماہ میں جڑ سے سیاہ اگاتا ہے۔ بالوں کے جھڑنے کو یک قلم موقوف کرتا ہے۔ اپنی خوشبو میں ثانی نہیں رکھتا۔ اصلی قیمت فی شیشی ۴ اونس عہ۔ رعایتی قیمت عمر

مکرمہ محترمہ جناب بیگم صاحبہ نواب محمد علی خانصاحب رئیس اعظم مالیر کوٹلہ تحریر فرماتی ہیں کہ میں ۱۹۳۲ء سے آپکا تیل استعمال کر رہی ہوں میں نے بفضلہ تعالیٰ اسکو بہت ہی مفید پایا ہے۔ میرے بال حد سے زیادہ گر گئے تھے اور گرتے چلے جاتے تھے۔ وہ گرتے بند ہو کر نئے سرے سے پیدا ہو گئے ہیں۔ اور بالوں کی طاقت کے تیل مختلف قسم کے استعمال کر کر کے بہت سخت ہو گئے تھے اب پھر وہ نرم ہو گئے ہیں۔ اور ان میں گھونگر پڑنے لگ گئے ہیں۔ یہ تیل سر کو تازگی اور ٹھنڈک پہنچاتا ہے بالوں کو سیاہ اور مضبوط کرتا ہے۔

دلکشا سنون (منجن)۔ دانتوں کی کل امراض کو نافع گوشت خورہ اور پائیوریا جیسی موذی مرض کو جڑ سے اکھیڑتا ہے منہ کی بدبو کو دور کر کے منہ میں خوشبو پیدا کرتا ہے اس سے دانتوں کی ہلتی ہوئی جڑیں دوبارہ مضبوط ہو جاتی ہیں۔ اصلی قیمت ۲ تولہ شیشی ۸؍ رعایتی قیمت ۶؍

ضروری اعلان!:۔ اس جگہ ہم یہ اعلان کر دینا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ وہ چیزیں جنکی قیمت ایک روپیہ سے کم ہے مثلاً دلکشا سنون فی شیشی ۶؍ انکی ایک شیشی کے بجائے دو شیشی کا آرڈر دینا مفید ہوگا۔ کیونکہ دو شیشیوں پر بھی وہی خرچ ہوتا ہے۔ جو ایک شیشی پر۔ اگر ایک شیشی منگوائیں تو ۱۴؍ میں پڑتی ہے اگر دو منگوائیں تو فی شیشی ۱۰؍ میں پڑتی ہے۔ اگر چار منگوائیں تو فی شیشی ۸؍ میں پڑتی ہے۔ امید ہے کہ دوست اسکا خیال رکھیں گے

(۲) سی۔ پی کے علاقے والے سی۔ پی۔ سٹور۔ صدر بازار۔ ناگپور ہماری اشیاء خرید سکتے ہیں۔ اور حیدر آباد دکن والے حافظ ملک محمد صاحب ترپ بازار حیدر آباد سے خرید سکتے ہیں۔ **عطریات:۔** ہمارے کارخانہ کے تیار کردہ عطریات اپنی خوشگوار خوشبو میں بےنظیر ہیں۔ ۱ روپیہ تولہ سے دس روپیہ تولہ تک سب چیزوں کا محصول ڈاک وغیرہ بذمہ خریدار ہے۔ **مینیجر دلکشا پرفیومری کمپنی قادیان (پنجاب)**

سکول فار الیکٹریشنز لودھیانہ گورنمنٹ نے ریکگنائز کر دیا

سکول مذکور میں بجلی کا کام نہایت عمدہ طریقہ سے سکھایا جاتا ہے۔ انسپکٹر آف انڈسٹریز سے لے کر وزیر تعلیم تک نے سرکاری طور پر معائنہ کر کے اس کی تعلیم سٹاف سامان اور ضبط و انتظام پر مطمئن ہو کر اس کی ملکی خدمات کا اعتراف کیا ہے۔ سکول کا اپنا پاور ہوس ہے۔ جس میں اے۔ سی اور ڈی۔ سی ہر دو قسم کا بجلی کا سامان موجود ہے۔ اب گورنمنٹ نے جولائی ۱۹۳۷ء سے اسے ریکگنائز بھی کر دیا ہے۔ ہر قابلیت کے طلباء کے لئے جداگانہ کلاسز ہیں کورس ہر کلاس کا صرف ایک ایک سال کا ہے۔ پراسپکٹس مفت بھیجے جاتے ہیں۔ (مینیجر)

قلم آم

ہمارے مشہور قدیم کارخانہ قلم آم کی فہرست بالتصویر ذیل کے پتہ سے مفت طلب فرمائیے۔ المشتہر۔ صفدر حسین خاں نواسہ محمد احمد خانصاحب مرحوم تعلقدار مالک کارخانہ قلم آم قصبہ ملیح آباد ضلع لکھنؤ

کاشتکاروں کیلئے نادر موقعہ

مجھ کو گورنمنٹ عالیہ سے موضع تکنگی ڈاکخانہ لال گنج ضلع مرزا پور میں دو سو ایک بیگہ انیس بسوہ پختہ چک ملا ہوا ہے جس کے درمیان نہر جاری ہے زمین بہت اعلیٰ درجہ کی ہے ہندو کاشتکاران نے چراگاہ کے اعتبار کمی سے بہ مندرجہ ذیل شرائط پر آباد کر سکتے ہیں (۱) دو سال تک لگان نہیں لیا جائیگا (۲) دو سال بعد آٹھ آنہ فی بیگہ فصل خریف میں اور آٹھ آنہ بیگہ فصل ربیع میں لیا جایا کریگا۔ (۳) پٹہ میں نسلاً بعد نسلٍ آبادی کے حقوق دیئے جائینگے۔ ہر قسم کے اخراجات آبادکار کے ذمہ ہونگے (۴) دریافت طلب امور کیلئے جوابی لفافہ یا کارڈ آنا چاہئیے۔ المشتہر **محمد ایوب خان بہادر** لفٹنٹ مراد آباد محلہ مغلپورہ دلشاد منزل

بخار کی چٹکی کی قیمت

۲۳؍ اگست کے الفضل میں بخار کی چٹکی کی قیمت عمہ روپے غلط شائع ہوئی ہے اصل قیمت صرف ایک روپیہ ہے۔ اور ملنے کا پتہ

ایم۔ ایچ احمدی ایم۔ ڈی۔ ایچ۔ ایس۔ بیری اکبر پور۔ کان پور

تجارت کرو فائدہ اٹھاؤ

کمپنی ہذا کے کارکن احمدی ہیں

ہمارا اکٹ پیس کا مال تمام ہندوستان میں مقبول ہو رہا ہے ہم قلیل منافع لیکر عمدہ۔ ارزاں مال کی چھوٹی نمونہ کی گانٹھیں مالیتی دو صد یکصد پچاس روپیہ ٹھوک نرخ پر بیوپاریوں کو بھیجتے ہیں دو صد کی گانٹھ کا کرایہ مالگاڑی خود ادا کرتے ہیں۔ چہارم رقم ہمراہ آرڈر آنی چاہیئے۔ واٹر پروف کوٹ ارزاں نرخ پر دیتے ہیں

امریکن کمرشل کمپنی رجسٹری شدہ امبیٰ لمٹڈ

رشتہ درکار ہے

کنوارا رشتہ ہے صورت سیرت اچھی دینیات کی تعلیم خاصی ساتویں جماعت تک دنیاوی تعلیم امور خانہ داری میں ہوشیار راجپوت قوم ہے۔ درخواست کرنیوالے برسر روزگار ہوں، جائداد والے ہوں۔ احمدی مبائع ہوں۔ اپنے مفصل حالات سے اطلاع دیں۔ خط و کتابت معرفت

جناب سید محمد اسحٰق صاحب قادیان

پرائیویٹ قطعات اراضی قابل فروخت

جدید آبادی قادیان کے ہر ایک محلہ میں اچھے موقعہ کے اس وقت موجود ہیں۔ مثلاً دارالعلوم میں گرلز ہائی سکول کے قریب دارالبرکات میں سٹیشن کے قریب آبادی کے اندر دارالفضل میں سٹیشن منڈی۔ ریلوے روڈ نور ہسپتال اور مسجد محلہ کے قریب اور دارالرحمت میں آبادی کے اندر شہر کے قریب مطلوبہ قطعات کی حیثیت اور محل وقوع موقعہ پر اور نقشہ آبادی قادیان پر دیکھکر تصفیہ بیع سر دست کیا جاسکتا ہے۔ محمد اسمٰعیل مولوی فاضل قادیان

گولڈین واقعی مفید

گولیاں ہیں۔ میں نے خود استعمال کی ہیں۔ فقط۔ اور واقعی مفید مقوی گولیاں ہیں۔ ایک شیشی اور بھیجدیں۔ حکیم غلام حسین شاہ از میانہ گوندل۔ آپکی گولڈین گولیوں کو میں نے خود استعمال کر کے دیکھا ہے بہت مفید پایا۔ ایک شیشی اور بھیجدیں فضل محمد خاں راولپنڈی۔ احباب کرام آپ بھی استعمال کر کے تجربہ کریں۔ قیمت ساڑھے پانچ روپیہ معہ محصولڈاک مینیجر شفاخانہ دلپذیر سلانوالی ضلع سرگودھا

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

ہزایکسیلنسی گورنر پنجاب سردار سکندر حیات خاں کو ۲۳ اگست کی شام جو ڈنر دیا گیا۔ اس میں صوبہ بھر کے ہندو، سکھ مسلمان۔ عیسائی، معززین کوئی یو نے دو سو کی تعداد میں شامل ہوئے۔ حفیظ صاحب جالندھری اور ایک سکھ شاعر نے قصائد مدحیہ پڑھے۔ راجہ نریندر ناتھ۔ سردار جگندر سنگھ سردار بوٹا سنگھ ایم۔ ایل۔ سی۔ چوہدری چھوٹو رام۔ مسٹر میا داس۔ مسٹر اوون رابرٹس نے آپ کی قابلیت محنت اور ہر دلعزیزی کی تعریف میں نہایت پر جوش تقریریں کیں۔ آخر میں ہزایکسیلنسی نے تقریر کی۔ جس میں کہا۔ کہ میرے تقرر پر پنجاب کی مختلف قوموں میں جو اتحاد ہوا ہے۔ وہ نیک فال ہے۔ فرقہ وار تصفیہ کے متعلق آپ نے کہا۔ کہ حکومت نے ایک ایسا مشکل کام کیا ہے جسے ہندوستانی خود نہ کر سکتے تھے اب بجائے شکریہ کے مذمت کرنا انصاف اور دیانتداری کے خلاف ہے۔ اگر فیصلہ حسب منشا نہیں۔ تو رہنماؤں کو چاہیئے کہ اس موقعہ سے فائدہ اٹھا کر کوئی دوسرا متفقہ فیصلہ پیش کر دیں۔ سکھوں کو ان کے استحقاق سے زیادہ نیابت دی گئی ہے۔ توازن برقرار رکھنے والی نشستوں کو مخلوط انتخاب سے پر کرنے کے متعلق ہندوؤں کا مطالبہ مان لیا گیا ہے۔ پنجاب میں اچھوتوں کا مسئلہ ہندوؤں کے حسب منشا فیصل کیا گیا ہے آپ نے پولیس کو امن کی بحالی کے لئے زبردست خراج تحسین ادا کیا۔ اور فرمایا۔ کہ صوبہ میں امن قائم رکھنے کے لئے ہر ممکن کوشش کی جائیگی۔

اڈیشنل سپرنٹنڈنٹ پولیس ڈھاکہ ۲۲ اگست کو بعد دوپہر اپنی موٹر میں جا رہے تھے۔ کہ ایک پھاٹک کو بند پا کر آپ نے موٹر کو روکا اسی وقت ان پر ریوالور سے فائر کیا گیا گولی ٹھوڑی پر لگی۔ لیکن زخم کاری نہ آیا۔ آپ کے محافظین نے حملہ آور پر فائر کئے اور اسے مجروح کر کے گرفتار کر لیا اس کے قبضہ سے ایک بم۔ ایک ریوالور اور چھ کارتوس برآمد ہوئے۔

ڈاکٹر کچلو قائم مقام صدر آل انڈیا کانگرس کمیٹی لائلپور میں پولیٹیکل کانفرنس کی صدارت کے بعد بذریعہ موٹر امرتسر آ رہے تھے۔ کہ ۲۳ اگست ساڑھے دس بجے شب خالصہ کالج کے قریب گرفتار کر لئے گئے۔ آپ کو لاہور اور انبالہ کو دیکھا گیا میں

داخلہ کی ممانعت تھی۔

کلکتہ سے ۱۷ اگست کی اطلاع ہے کہ ۱۵ اگست کو سلطان ٹیپو کی پڑپوتی صاحبزادی محمودی بیگم کا انتقال ہو گیا آپ کے خاوند نواب احمد حسین آٹھ ماہ قبل انتقال کر چکے ہیں

حیدر آباد کا اخبار رہبر دکن لکھتا ہے۔ کہ محلہ فقیر پورہ میں ہزار ہندو ایک جلوس کی صورت میں جا رہے تھے۔ کہ ایک مسلمان فقیر کی باجہ کو بند کر دینے کی درخواست پر مشتعل ہو گئے۔ اور مسجد پر سنگساری شروع کر دی بعض مسلمان پولیس افسر بھی زخمی کر دئے گئے۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ ایک خالص اسلامی ریاست میں بھی ہندوؤں کے حوصلے کس قدر بڑھے ہوئے ہیں۔

مسلمانان جموں کے نوجوان رہنما مسٹر ساغر کی صحت جیل میں بے حد خراب تھی۔ اور چونکہ سزا کی میعاد میں صرف چند ہفتے ہی باقی تھے۔ اس لئے حکومت نے مسلمانوں کی درخواست کو منظور کر کے ۱۹ اگست آپ کو دو سو روپیہ کی شخصی ضمانت پر رہا کر دیا۔

انقلاب پسندوں کی تحریک کے سلسلہ میں ہنگامی قانون کے ماتحت ۲۳ اگست کو چٹا گانگ میں پندرہ نوجوان بنگالی گرفتار کئے گئے۔ جن میں زیادہ تر طالب علم ہیں۔

وزیر ہند نے ۲۲ اگست کو نارھنڈی میں ایک تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ایک سال ہوا۔ ہندوستان کی حالت سخت تشویشناک تھی۔ لیکن ہم نے ہندوستانیوں پر ثابت کر دیا ہے کہ وہاں ایک ہی حکومت قائم رہ سکتی ہے۔ اور اب حالت بدرجہا بہتر ہے۔ فرقہ وار تصفیہ سے ہم احتراز کرتے تھے کیونکہ ہمیں اس سے کوئی فائدہ نہ تھا۔ لیکن ہندوستان کی تمام اقوام کے اصرار پر یہ ناخوشگوار فرض ادا کرنا ہی پڑا

گاندھی جی کی پرکشش چیلی میراں بائی کو بمبئی میں داخل ہونے کی ممانعت تھی۔ لیکن آپ ۲۳ اگست کو بمبئی سٹیشن پر اتر رہی تھیں۔ کہ پولیس نے گرفتار کر لیا۔ عدالت کے سامنے آپ نے کہا۔ میں نے قانون کی خلاف ورزی کی ہے۔ اس کے سوا کوئی جواب نہ دونگی۔ سرسری سماعت کے بعد مجسٹریٹ نے ایک سال قید کی سزا دی۔

مولانا شوکت علی کابل۔ غزنی۔ قندھار۔ وغیرہ کی سیاحت کے بعد ۲۴ اگست کو براہ چمن کوئٹہ پہنچ گئے۔ اور ۵ ۲ کو لاہور

اچھوتوں کے لیڈر ڈاکٹر امبدکار نے ایک بیان شائع کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ وہ وزیر اعظم کے فرقہ وار تصفیہ سے غیر مطمئن ہیں۔ کیونکہ اس میں اچھوتوں کی نمائندگی کا تناسب بالکل معمولی رکھا گیا ہے۔ جس سے خطرہ ہے کہ اچھوتوں کی آل انڈیا فیڈریشن اسے تسلیم کرنے میں تامل کریگی۔

گذشتہ ماہ دہلی میں ایک پولیس کنسٹیبل سے ریوالور چھیننے کے لئے اس پر جو حملہ ہوا تھا۔ اس کے سلسلہ میں پولیس نے ۲۳ اگست کو چار نوجوانوں کو گرفتار کیا۔ جن میں سے دو مشہور انقلاب پسند اور مفرور ہیں۔

بنگال مسلم لیگ نے ایک اہم اجلاس میں فرقہ وار اعلان کے خلاف پرزور احتجاج کیا۔ کیونکہ اس کے رو سے مسلمانوں کی اکثریت کو آئینی اقلیت میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔

شملہ کا ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ کلکتہ کے ہائیکورٹ کے انگریز چیف جسٹس کے رخصت پر جانے کی وجہ سے مسٹر جسٹس چارو چندر گھوش کو چیف جسٹس مقرر کیا گیا ہے۔

ہندو اخبارات نے فرقہ وار تصفیہ کے متعلق راہنماؤں کی جس کانفرنس کے انعقاد کی خبر شائع کی تھی۔ اس میں سر سپرو کا بھی نام تھا۔ لیکن ان کی طرف سے اس کی تردید کی گئی ہے۔

شملہ سے ۲۲ اگست کی خبر ہے کہ ۴۸ گھنٹہ کی مسلسل بارش کی وجہ سے پہاڑوں پر سے بڑے بڑے پتھر پھسلنے شروع ہو گئے۔ چنانچہ ایک بنگلہ کا باغ تباہ ہو گیا۔ اور ایک کمرہ کے اندر چار آدمی سوئے ہوئے تھے۔ جو نیچے دب گئے۔ بڑی مشکل سے انہیں باہر نکالا گیا۔ تین مر چکے تھے۔ چوتھا بھی شدید زخمی ہے۔

آل انڈیا مسلم کانفرنس کے ایگزیکٹو بورڈ نے اپنے ۲۱ اگست کے اجلاس میں ان قراردادوں کے علاوہ جو اخبارات میں شائع ہو چکی ہیں۔ یہ بھی پاس کیا ہے۔ کہ ایسوشی ایٹڈ پریس کی تمام خبریں یک طرفہ۔ اور کانگرس کے مفاد کو تقویت پہنچانے والی ہوتی ہیں۔ حکومت اور مالکان ایجنسی کو اس طرف توجہ دلائی گئی ہے

گورنر پنجاب پر حملہ کی سازش کے الزام میں ایک ہندو نوجوان چمن لال کو پھانسی کا حکم ہوا تھا۔ جو اپیل میں بری ہو گیا۔ ۲۳ اگست کی شب پولیس نے لاہور میں اسے گرفتار کر کے پانچ ہزار کی ضمانت اور پانچ ہزار کے ذاتی مچلکہ پر رہا کر دیا

احرار ریلیف کمیٹی کو اندرونی تنازعات اور خانہ جنگی کے باعث ۲۴ اگست سے توڑ دیا گیا ہے۔

پبلسٹی آفیسر ریاست حیدر آباد دکن نے اعلان کیا ہے کہ بعض اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ ریاست میں

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی